REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ۲۸ شمارہ ۱۱

مسیح موعود نمبر

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.
REGD. NO. P/GDP. 3.   PHONE No. 35

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ   ۱۵ امان ۱۳۵۸ ہش   ۱۵ مارچ ۱۹۷۹ء

میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو

کلماتِ طیبات فرمودہ بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو .... میں آپؐ ہی کا غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃِ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں۔ اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہیں۔ اسی سبب سے میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ میں مستقل طور پر بلا استفاضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مامور ہوں اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو وہ مردود اور مخذول ہے۔ خدا تعالیٰ کی ابدی مُہر لگ چکی ہے۔ اس بات پر کہ کوئی شخص وصول الی اللہ کے دروازے سے آ نہیں سکتا، بجز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۷)

"اگر میں خود دعویٰ کرتا ہوں تو بے شک مجھے جھوٹا سمجھو۔ لیکن اگر خدا کا پاک نبی اپنی پیشگوئیوں کے ذریعہ سے میری گواہی دیتا ہے اور خود میرا خدا میرے لئے نشان دکھلاتا ہے تو اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ یہ مت کہو کہ ہم مسلمان ہیں، ہمیں کسی مسیح وغیرہ کے قبول کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے میرے لئے آج سے تیرہ سو برس پہلے لکھا ہے اور میرے وقت اور زمانہ اور میرے کام کے نشان بتلائے ہیں۔ اور جو مجھے ردّ کرتا ہے وہ اُسے ردّ کرتا ہے جس نے حکم دیا ہے کہ اسے مانو۔"

(ایام الصلح صفحہ ۹۳)

"پس میرے بعد کس کا انتظار کرو گے؟ ان تمام علامتوں کا مصداق تو وہ ہے جو ان نشانوں کے ظہور کے وقت موجود ہے۔ نہ وہ کہ جس کا ابھی دنیا میں نام و نشان نہیں۔ یہ عجیب سخت دلی ہے جو سمجھ میں نہیں آتی جب کہ میرے دعویٰ کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان میں نامرادی اور ناکامی رہی۔ مگر پھر بھی انتظار کسی اور کی ہے؟ ہاں یہ سچ ہے کہ میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اُترا ہوں اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں، بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں۔ مگر میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو۔ اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اُترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ سب حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبر میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اُترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہو گا۔ جو شخص آنا تھا وہ آ چکا۔ وہ میں ہی ہوں۔ جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا وہ خدا سے لڑتا ہے کہ تو نے کیوں ایسا کیا۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۷۷، ۷۸)

"میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے۔ اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے۔ اور میں اس لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علمِ قرآن بخشا ہے۔ اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔"

(برکات الدعا صفحہ ۳۶، ۳۷)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ امان ۱۳۵۸ ہش

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور امام مہدی کا ظہور

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور امام مہدی کا ظہور دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اور یہ بات آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ سے ثابت شدہ ہے۔ وہ لوگ جو اسلام کے بارہ میں بالغ نظر نہیں رکھتے اور انہیں اسلام کی رُوحانی قوت و شوکت کا کامل ادراک نہیں ہے وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے بارہ میں عجیب و غریب باتیں کرتے اور اپنے مخصوص نظریات کو دوسروں پر ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب ایک عام مُسلمان سے لے کر زمانہ کے جیّد علماء تک اس عقیدہ اور نظریہ پر پختگی سے قائم تھے کہ اسلام کے دورِ تنزّل کے وقت جب مُسلمان محض نام کے مُسلمان رہ جائیں گے، رُوحِ اسلام ان کے دلوں سے غائب ہو چکی ہوگی، اُن کی عملی زندگی صدرِ اسلام کے مُسلمانوں سے کچھ نسبت نہ رکھتی ہوگی۔ ایسے وقت میں یہ امام مہدی ہی کا برگزیدہ وجود ہوگا جو اُن کو پھر سے کام کے مسلمان بنا دے گا۔ ان کے دلوں میں صحابہ کرامؓ کی طرح کا زندہ اور تازہ ایمان پیدا کر کے اُن کے اندر ایسی زبردست قوتِ عملیہ پیدا کر دے گا جس سے بے مثال پُرفتن زمانہ میں صحیح رُوحانی انقلاب کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ اور اس طرح اسلام کے عالمگیر رُوحانی غلبہ کے سامان ہو جائیں گے۔

امام مہدی کے بارہ میں مذکورہ شدید انتظار کے برعکس اس وقت جو صورتِ حال عامۃ المسلمین میں بالعموم اور علماءِ زمانہ میں بالخصوص دیکھنے میں آرہی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ وقت پر ظاہر ہونے والے سچے امام مہدی پر ایمان لانے سے تو محروم رہ گئے۔ لیکن پہلے تو اپنے ہی خیالی امام کے آنے کی انتظار کرتے رہے۔ لیکن جب ان کا خیالی امام نہ آیا تو مایوس ہو کر اسلاف کے یہی اخلاف یہ تک کہنے لگے ہیں کہ نہ کسی نے آنا تھا نہ آیا۔ بایں ہمہ ان کے دِلوں سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا خیال محو نہیں ہو سکا ہے۔ گو اسلام کی پھر سے سربلندی اور رُوحانی غلبہ کے اصل ذریعہ سے ان لوگوں نے مُنہ موڑ لیا ہے لیکن دُنیا میں اُٹھنے والی ہر اُس حرکت کو جس سے کسی نہ کسی رنگ میں مُسلمانوں کی مادّی قوّت و شوکت کا اظہار ہونے لگتا ہے، اُسے ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ قرار دینے لگتے ہیں۔ یہ حرکت خواہ کسی خطۂ ارضی میں پٹرول کی فراوانی سے حاصل شدہ دولت کے رنگ میں ہو یا احیائے اسلام کے نام پر بلند کئے جانے والے خوش آئند نعرے جو کسی خطہ میں اسلامی جمہوریت کے قیام یا کسی اسلامی ملک میں اسلامی قوانین کے اجراء کے اعلانات سے ہو اسے اسلام کی نشأۃ ثانیہ سمجھ لینا درست نہیں۔

بیشک اس وقت جو مختلف ممالک میں ایک طرف مُسلمانوں کا اسلام کی صحیح قدروں کی طرف رُجوع کا خیال نظر آتا ہے۔ اور دوسری طرف غیر مُسلم دُنیا کا اسلام کو سمجھنے میں دِلچسپی کا رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ یہ سب کچھ وہ تائیدی اور خارجی اُمور ہیں جو قرآن و حدیث کے بیان کے مطابق موجودہ زمانہ کے برگزیدہ وجود کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے کام کو صحیح معنوں میں جاری کر دینے کے ساتھ ساتھ قدرتِ الٰہیّہ ظاہر کر رہی ہے۔

قبل اس کے کہ ہم قرآن و حدیث کے مستند حوالوں سے اسلام کی حقیقی نشأۃ ثانیہ کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کریں، اُس اہم مرکزی نقطہ کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینا ضروری ہے جو "اسلام کی نشأۃ ثانیہ" کے مخصوص الفاظ ہی میں مضمر ہے۔ جب آپ اسلام کی "نشأۃ ثانیہ" کہتے ہیں تو اس سے اسلام کی نشأۃ اُولیٰ کا صریح اور واضح اشارہ بھی ملتا ہے۔ بس یہی وہ اصل سِرا ہے جس کو پکڑ کر آپ اِس اہم بات کی حقیقت تک پہنچ سکتے ہیں۔

اسلام کو پہلی بار جو نشأۃ اور ترقی حاصل ہوئی اس کا آغاز کیسے ہوا؟ یہ کوئی مشکل سوال نہیں۔ ہر مُسلمان بخوبی جانتا ہے کہ پاک محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے نوعِ انسان کے لئے دینِ اسلام، قرآن کریم کی شریعت کے رنگ میں عطا ہوا۔ قرآنی وحی ۲۳ سال میں مکمل ہوئی۔ لیکن غارِ حراء میں نازل ہونے والی پہلی وحی سے لے کر آخری وحی تک کے سارے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جانفشانی کے ساتھ پیغامِ حق پہنچایا اور اپنی پاک صُحبت اور قوّتِ قدسیہ سے جو جماعت تیار کی اُس کے تیار کرنے میں جو طریق رُوبکار لائے گئے قرآن کریم میں اس کا مختلف مواقع پر تفصیلی ذکر ہے۔ چونکہ اس وقت ہماری یہ گفتگو اسلام کی نشأۃ اُولیٰ اور نشأۃ ثانیہ پر ہو رہی ہے اس لئے اس کی مناسبت سے ان دونوں وقتوں میں اسلام کی نشأۃ کا قرآن کریم میں سُورت جُمعہ کی حسب ذیل دو آیات میں بڑے ہی جامع الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (آیت نمبر ۳، ۴)

(ترجمہ) وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف اُسی میں سے ایک شخص کو رسُول بنا کر بھیجا۔ (جو باوجود ان پڑھ ہونے کے) اُن کو خدا کے احکام سُناتا اور اُن کو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے بڑی بھُول میں تھے۔ ان کے سوا ایک دُوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں۔ اور وُہ غالب اور حکمت والا ہے۔

ان دونوں آیات میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر ہے وہاں پر ہر دو زمانوں میں اُس طریق کو بھی واضح کر دیا گیا ہے جس سے دُنیا نے حضور پرنورؐ کے زمانہ میں زبردست رُوحانی انقلاب بپا ہوتا دیکھ لیا۔ وہاں دُوسری آیت میں اشارۃ النّص کے طور پر بتایا گیا ہے کہ اسی نہج پر دُوسری قوم کی رُوحانی تربیت اور تیاری ہوگی۔ آیت نمبر ۳ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن چار بُنیادی کارناموں کا ذکر ہے جن میں پہلے نمبر پر حضور کی صداقت میں ظاہر ہونے والے تازہ بتازہ آسمانی نشانات و معجزات ہیں جن کو یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ان نشانات و معجزات کے دیکھنے والے سعید الفطرت افراد کو خُدا کی ہستی اُس کی توحید کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بھی ثبوت ملے۔ اس طرح ان لوگوں کے دلوں میں تازہ ایمان پیدا ہُوا۔ اس کے بعد دُوسرے نمبر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان پاکباز افراد کا اپنی صُحبت میں رکھ کر اُن کا تزکیۂ نفوس کرنا ہے۔ جسے و یزکّیھم کے الفاظ سے بیان کیا۔ اسی کے ساتھ پھر تعلیمِ کتاب اور حکمت اور فلسفہ تعلیم اسلام پر روشنی ڈالنے کے ساتھ اُن کے ایمانوں اور عقائد میں پختگی پیدا کی۔ اس چوگوشہ تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں صحابہ کرامؓ کی وُہ جماعت تیار ہوئی جس نے آگے چل کر دُنیا کے اندر ایسا زبردست رُوحانی انقلاب پیدا کیا جو ایک کھُلی کتاب کی طرح ہے۔ جو کوئی بھی حضورؐ کے کنارِ عاطفت میں آگیا اس کی زندگی کی کایا پلٹ گئی۔

سورتِ جُمعہ کی محولہ بالا چوتھی آیتِ کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور بعثت کا ذکر کیا گیا ہے۔ جسے "و اٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم" کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔ اس آیتِ کریمہ کے آغاز میں مذکور "واوٗ عاطفہ" نے اس سارے مضمون کو ایجازاً دُہرا دیا ہے جو اس سے قبل کی آیت نمبر ۳ میں بیان ہُوا۔ اس آیتِ کریمہ کے ترجمہ پر بغور نظر ڈالنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضورؐ کی یہ دُوسری بعثت اسی قومِ مُسلم کے دُوسرے دور کے افراد کے لئے بھی مقدّر ہے۔ جو صحابہ کرامؓ سے بوجہ بُعدِ زمانی کے مِل نہیں سکے۔ تاہم حضور پرنورؐ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ امان (مارچ)۔ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۸ مارچ ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۲ امان (مارچ)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال مورخہ ۷۹/۳/۱۰ کو ربوہ سے شام ۸ بجے کے قریب بخیریت واپس قادیان تشریف لے آئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب مع اہل و عیال و جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے

اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دِل یقین سے بھر جائیں!!

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذباتِ نفس سے بغیر یقینی تجلّی کے رُک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلّی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے۔ کیا مریم کا بیٹا عیسیٰ ایسا ہے کہ اس کا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائے گا۔ اے عیسائیو! ایسا جھوٹ مت بولو جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ یسوع خود اپنی نجات کیلئے یقین کا محتاج تھا۔ اور اُس نے یقین کیا اور نجات پائی۔ افسوس ہے ان عیسائیوں پر جو یہ کہہ کر مخلوق کو دھوکا دیتے ہیں کہ ہم نے مسیح کے خون سے گناہ سے نجات پائی ہے۔ حالانکہ وہ سر سے پیر تک گناہ میں غرق ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ اُن کا کون خُدا ہے۔ اُن کی زندگی سراپا غفلت آمیز ہے۔ شراب کی مستی اُن کے دماغ میں ہے۔ مگر وہ پاک مستی جو آسمان سے اُترتی ہے اس سے وہ بے خبر ہیں۔ اور جو زندگی خدا کے ساتھ ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے نتائج ہوتے ہیں وہ اس سے بے نصیب ہیں۔ پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے اور نہ رُوح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہی خُدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گُناہ کا خاتمہ ہو گا۔ گناہ اور یقین جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تُم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہِ آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی گرتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے۔ یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مُہلک طاعون نسلِ انسان کو معدُوم کر رہی ہے۔ پھر اگر تمہیں خُدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر، یا بجلی پر یا شیر پر، یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بُلائے گئے ہو، تم یقیناً سمجھو کہ خُدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی اور اُسی وقت تم گُناہ کے مکرُوہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دِل یقین سے بھر جائیں گے۔ شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے۔ یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں۔ کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ تم گُنہ سے باز نہیں آتے۔ تم ایسا قدم آگے نہیں اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہیئے۔ تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سُوراخ میں سانپ ہے وہ اس سُوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے، وہ اُس کھانے کو کب کھاتا ہے۔ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اُس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گُناہ پر دلیری کر سکتی ہیں۔ اگر تمہیں خُدا اور جزا سزا پر یقین ہے، گُناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا۔ اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔

شیطان اُن پر چڑھ نہیں سکتا۔ ہر ایک جو پاک ہُوا وہ یقین سے پاک ہُوا یقین دُکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دُکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک کفّارہ جھُوٹا ہے۔ اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گُناہ سے چھُڑاتی اور خُدا تک پہنچاتی ہے اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خُدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھُوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جس میں بجُز پُرانے قصّوں کے اور کچھ نہیں وہ جھُوٹا ہے۔ خُدا جیسے پہلے تھا وُہ اب بھی ہے۔ اور اُس کی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں۔ اور اس کا نشان دِکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وُہ اب بھی ہے۔ پھر تم کیوں صرف قصّوں پر راضی ہوتے ہو۔ وُہ مذہب ہلاک شُدہ ہے جس کے معجزات صرف قصّے ہیں جس کی پیشگوئیاں صرف قصّے ہیں۔ اور وہ جماعت ہلاک شُدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہُوا۔ اور جو یقین کے ذریعہ سے خُدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔ جس طرح انسان نفسانی لذّات کا سامان دیکھ کر اُن کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان جب رُوحانی لذّات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وُہ خُدا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اور اس کا حُسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دُوسری تمام چیزیں اس کو سراسر ردّی دکھائی دیتی ہیں۔ اور انسان اُسی وقت گُناہ سے مخلصی پاتا ہے جبکہ وُہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بیباکی کی جڑھ بے خبری ہے۔ جو شخص خُدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصّہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پُرزور سیلاب نے اُس کے گھر کی طرف رُخ کیا ہے، اور یا اُس کے گھر کے اردگرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اُس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خُدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو۔ سو تم آنکھیں کھولو اور خُدا کے اس قانون کو دیکھو جو تمام دُنیا میں پایا جاتا ہے۔ چُوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گُناہ پر قائم نہ ہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اُتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ موت کو یاد رکھو کہ وُہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے۔ اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ۔ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جائے۔"

(کشتی نُوح صفحہ ۱۲۹ تا ۱۳۶ مطبوعہ حیدر آباد)

اِنتخاب از منظوم کلام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

حمد ربّ العٰلمین

کس قدر ظاہر ہے نُور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر مَیں سخت بیکل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

تُو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

کیا عجب تُو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھُل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

تیرے ملنے کیلئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا

ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

نعتِ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم

مُصطفٰے پر تیرا بیحد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دِل کو وُہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دِل اپنا چھُڑایا ہم نے

تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمُور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقشِ ہستی تیری اُلفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اُڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجعِ عالم دیکھا
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھُو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھُکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھُلایا ہم نے

بخدا دِل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دِل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نُور کا جلوہ دیکھا
نُور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وُہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

فضائلِ قُرآنِ مجید

جمال و حُسنِ قرآں نُورِ جانِ ہر مُسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لُولُوئے عمّاں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو؟
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نُورِ حق کا اس پہ آساں ہے

ارے لوگو کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بُوئے ایماں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خُدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دِل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

خالص توحید کو اپنے ذہنوں پر اپنے سینوں میں اپنی روح میں اور اپنی زندگی میں قائم کرو

تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ اسلام کو ساری دنیا میں کامیابی سے پھیلانے کے متعلق تمہاری خواہش پوری کر دے گا

میرے نزدیک قیامِ جماعت کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی نئی نسلوں کے کندھوں پر ذمہ داریاں ڈالنے والی ہے

دعا ہے ہماری نسلیں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والی ہوں تا غلبۂ اسلام کے خدائی منصوبے کے پورا ہونے میں دیر نہ ہو!

جماعت احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

جماعت احمدیہ کے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے ۲۶ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو بصیرت افروز افتتاحی خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن جو اخبار الفضل ۲۲/۲/۷۹ میں شائع ہوا ہے، قارئین بدر کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

مہدی معہود اور مسیح محمدی (علیہ السلام) کے وجود کی سرسبز شاخو! جو پھلوں سے لدی ہوئی اور جھکی ہوئی ہو! میں تم پر قربان۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ہمیشہ وارث رہو۔ اور اس کی حفاظت میں رہو اور اس کی

برکات سے حصہ لینے والے

[illegible] تمہارے آسمانوں سے برستی اور زمین جنہیں اگلتی ہے بے حد و حساب [illegible] زیادہ حق خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہارے حق میں رکھے۔ تمہارے مالوں میں برکت ڈالے۔ تمہارے نفوس میں وہ برکت ڈالے۔ تمہاری زبانوں میں تاثیر رکھے۔ تمہارے جذبۂ ایثار کو ثمرآور بنائے۔ تمہاری اس خواہش کو وہ پورا کرے کہ تم خدا اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنی نوع انسان کے دلوں کو جیتنے والے ہو۔

ہمارا یہ جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں ہے جیسا کہ دوران سال بھی اور ہر جلسہ پر نئے آنے والوں کو بتایا جاتا اور پرانے احمدیوں کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے، بلکہ یہ وہ جلسہ ہے جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے رکھی تھی اور مقصد یہ تھا کہ یہاں آنے والے خدا اور اس کے رسولؐ کی باتیں غور سے سنیں، ان کو سمجھنے کی کوشش کریں، ان پر عمل کریں۔ ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے والے ہوں، ان راہوں کو اختیار کریں جن پر چل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کریم کے پیار کو حاصل کیا اور ان راہوں پر چل کر وہ بھی اپنی اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق اپنے خدا کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والے ہوں۔

اس جلسہ میں شامل ہونے والوں پر، خواہ وہ باہر سے آنے والے ہوں یا ربوہ کے مکین، بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ جس طرح ہم میں سے ہر فرد کی

زندگی کا ہر پہلو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق اور آپؐ کے نور سے نور لے کر اس نور کو دنیا پر ظاہر کرنے والا بننا چاہیئے اسی طرح ہماری اجتماعی زندگی بھی خالص اسلامی زندگی ہونی چاہیئے، جہاں اونچی آواز سے بولنے کو بھی پسند نہیں کیا۔ مثلاً مسجد میں شور کرنا منع ہے۔ مسجد میں شور نہ کرنا چاہیئے۔ مسجد کو خدا تعالیٰ کے ذکر کے لئے بنایا گیا ہے۔ مسجد میں جو باتیں کی جاتی ہیں وہ بھی دین کی باتیں کی جاتی ہیں اور جب ہم کہتے ہیں دین کی باتیں کی جاتی ہیں تو دین اسلام ہماری زندگی کے ہر شعبے پر محیط ہے۔ ہر شعبہ کا اس نے احاطہ کیا ہوا ہے۔ ہماری زندگی سے تعلق رکھنے والی ہر صحیح اور نیک بات مسجد میں کی جاتی ہے ہم پر ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا ہی احسان ہے کہ آپؐ نے ہمیں مخاطب کر کے یہ اعلان کیا (جو قیامت تک قائم اور زندہ رہنے والا اعلان اور عمل کئے جانے والا اعلان ہے) کہ

جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا

خدا تعالیٰ نے ساری زمین کو میرے لئے مسجد بنا دیا۔ پس وہ برکات جو دوسرے مذاہب اپنی اپنی عبادت گاہوں میں جا کر حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، وہ ایک مسلمان زمین کے ہر چپّہ سے حاصل کر سکتا ہے، اگر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے والا ہو۔ یہ جلسہ گاہ بھی اسی طرح برکتوں والی ہے جس طرح کوئی اور مقام۔

یہاں آپ آتے ہیں۔ غور سے سنیں۔ آپ سنتے تو ہیں غور سے لیکن بعض دفعہ کوئی بچہ یا نیا آنے والا (شاذ) اونچی آواز سے بھی بول دیتا ہے۔ اس کو بھی پیار سے سمجھانے کا حکم ہے اور بعد میں پیار سے سمجھانے والی بات ہے کہ جلسہ گاہ میں ہم بیٹھتے ہیں سننے کے لئے سمجھنے کے لئے اور یاد رکھنے کے لئے۔ اس نیت کے ساتھ کہ جو ہم نے سنا اور سمجھا اور یاد رکھا اس پر ہم عمل بھی کریں گے اپنی عملی زندگی میں۔

یہ ہمارا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے "ہمارا" اس لئے کہ ہمارا مرکز ہے یہاں۔ ویسے یہاں سینکڑوں دوست ایسے بھی رہتے ہیں جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے نہیں۔ بچے ہیں جو احمدی نہیں۔ وہ یہاں کے زنانہ اور مردانہ سکولوں اور کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ ان کے رشتہ دار ہیں وہ یہاں کرایہ پر مکان لے کر رہتے ہیں۔ لیکن

یہ ہمارا مرکز ہے

اسی لئے ہم کہتے ہیں یہ "ہمارا" قصبہ ہے، یہ "ہمارا" قصبہ جو پہلے اس سے ہم) خدا تعالیٰ کے بڑے نشان دیکھے ہیں۔ جس جگہ احباب بیٹھے ہیں۔ اور اردگرد ہزاروں مکان دیکھ رہے ہیں۔ وہ مکان جو جلسہ کے دنوں میں خدا تعالیٰ کی ان برکتوں کو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اتنی بڑی تعداد کو اتنی چھوٹی جگہ کے اندر سمیٹ لیتے ہیں۔ اور یہ مکان کوشش کرتے ہیں کہ آپ کو تکلیف نہ پہونچے۔ اور خدا تعالیٰ کی شان اس میں ہمیں نظر آتی ہے۔

یہ ایسا علاقہ تھا کہ بڑی دیر کی بات ہے پارٹیشن سے پہلے ایک دفعہ ہمارے تایازاد بھائی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جو گورنمنٹ کے افسر تھے کسی سرکاری کام کے سلسلہ میں یہاں سے گذر کر سرگودہا گئے۔ واپسی پر ان کے ڈرائیور نے کہا کہ شام کے وقت وہ اس علاقہ سے نہیں گزرے گا۔ اس لئے آپ رات سرگودہا میں رہیں۔ کیونکہ یہ علاقہ جو پہاڑیوں کے اردگرد پھیلا ہوا ہے۔ اس میں سانپ ہیں۔ اس میں بھیڑیئے ہیں۔ اس میں چور ہیں۔ اس میں ڈاکو بستے ہیں۔ اور اب خدا نے اتنا انقلاب عظیم بپا کر دیا اس علاقہ میں کہ چھیننے والے تو یہاں بستے ہیں۔ لیکن ساری دنیا کے دلوں کو خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھیننے والے بستے ہیں۔ پہلے دکھ دینے والے یہاں بستے تھے اب خدمت کرنے والے یہاں بستے ہیں۔

اسلام بڑا عظیم مذہب ہے

بڑا حسین مذہب ہے۔ قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی آیت بلکہ اس کا ایک ٹکڑا ہے جس میں

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

کا اعلان کیا قرآن کریم نے اور سب بنی نوع انسان کو خادم اور مخدوم کی حیثیت سے ایک مقام پر لا کھڑا کر دیا۔ خادم مسلمان اور مخدوم جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے جن کی ہم نے خدمت کرنی ہے جن کی ہم نے اصلاح کرنی ہے اور ان تک اس نور کو پہنچانا ہے۔ جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔

انسان انسان میں قطعاً کوئی فرق نہیں۔ اسلام نے انسان کو اتنی آزادیٔ ضمیر دی ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ہر وہ مضمون جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے وہ انسان کو اس بات کا قائل کر دیتا ہے کہ واقعہ میں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والا کلام ہے اور اگر انسانی معاملات کو عقل پر چھوڑ دیا جاتا تو انسانی عقل تو وہاں تک پہنچ نہیں سکتی تھی۔ اب جبکہ قرآن کریم نے ان مسائل کو بیان کر دیا ہے۔ انسان کی عقل پھر بھی بھٹک جاتی ہے۔ مثلاً اسلام نے جس قسم کی آزادیٔ ضمیر انسان کو عطا کی اور اس کی ذمہ داری لی اور گارنٹی دی ہے وہ ہمیں کہیں نظر نہیں آتی۔ ہماری عقلیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔ لیکن اس مضمون کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے معاً بعد آنے والے جمعہ کے دن بیان کروں گا۔ جمعرات کو جلسہ ختم ہو رہا ہے۔ اگلے دن جمعہ ہے۔ خطبہ جمعہ میں میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اس حصہ کو بیان کر دوں۔ کہ

قرآن کریم کی تعلیم

میں کتنا حسن پایا جاتا ہے۔

میں اس وقت بتا یہ رہا ہوں کہ اب یہ جگہ بڑی برکتوں والی بن گئی ہے اس لئے نہیں کہ مجھ میں اور تم میں کوئی خوبی تھی بلکہ اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ پیار کرنے والے آپ کے خادم اور روحانی بیٹے نے ایک ایسی جماعت پیدا کی جس کے دل میں یہ تڑپ تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کے نور سے دنیا کو منور کرے اور دین اسلام کو پیار اور محبت اور بے لوث خدمت کے ساتھ ساری دنیا میں غالب کرے اور دوسرے ادیان جو اپنے اپنے وقت پر خدمت کر چکے ہیں ان کی اب ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ انسان روحانی طور پر ترقی کرتے ہوئے اس مقام تک پہنچ چکا ہے جہاں وہ اسلامی تعلیم کو سمجھنے کے بعد اس پر عمل کر سکتا ہے۔

پس ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا میری یا آپ کی کسی ذاتی خوبی یا کمال کی وجہ سے نہ ہوگا یہ تو خدا تعالیٰ کا ایک منصوبہ ہے جو اپنے وقت پر پورا ہو کر رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنوری ۱۹۰۰ء میں ایک دُعا کی۔ جو آپ کی کتاب تریاق القلوب کے آخر میں چھپی ہوئی ہے۔ اس دعا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رب کو مخاطب کیا ہے اور کہا ہے کہ اے خدا میں صرف تجھ سے مخاطب ہوں اور صرف تیرے ساتھ تعلق رکھنے والا ہوں۔ جو لوگ میری مخالفت کر رہے ہیں میں اُن کی بات نہیں کر رہا۔ تو نے مجھے بھیجا۔ تو نے میرے لئے نشان ظاہر کئے۔ میں نے تیرے نشانوں کو دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تو نے مجھے اس لئے کھڑا کیا ہے کہ میں ساری دنیا میں اسلام کو پھیلادوں اور ایسی نسل پیدا کر دوں

نیکوکار لوگوں کی ایک جماعت

پیدا کر دوں جو دنیا میں نیکی اور تقویٰ کو پھیلانے والے ہوں۔ لیکن دنیا کی اکثریت مجھے قبول نہیں کر رہی۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اگر جیسا کہ سمجھا جا رہا ہے میں تیری نگاہ میں بھی مغضوب ہوں اور دھتکارا ہوا ہوں اور تیرے پیار کو حاصل کرنے والا نہیں۔ تیرے غضب کو حاصل کرنے والا ہوں تو اے خدا مجھے ہلاک کر دے۔ تاکہ میری وجہ سے دنیا کسی ابتلاء میں نہ پڑے۔ لیکن اگر تو جانتا ہے کہ تو نے ہی مجھے بھیجا ہے اور میں تیرا پیارا ہوں اور مجھے اس مقصد کے لئے بھیجا ہے کہ میں دنیا میں اسلام کو غالب کروں تو تین سال کے اندر جو ۳۱ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو ختم ہوتے ہیں مجھ کو ایک ایسا نشان دکھا کہ جس کا انسانی ہاتھ کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔ آپ نے فرمایا یہ درست ہے کہ انسانی ہاتھوں سے بھی تو اپنی قدرت کے نشان ظاہر کیا کرتا ہے۔ درمیان میں ایک پردہ ہوتا ہے جیسا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

غریبانہ ماحول میں

غیر تربیت یافتہ صحابہؓ کے ساتھ ایسے دشمنوں کا مقابلہ کیا جو بڑی زبردست فوجوں کے ساتھ حملہ آور ہوئے تھے۔ رؤسائے مکہ بڑے امیر تھے اور بڑے ماہرین جنگ بھی تھے۔ سیوف ہندی جو اس زمانہ میں دنیا کی مشہور اور بہترین تلواریں سمجھی جاتی تھیں وہ دشمن کے ہاتھوں میں تھیں۔ ادھر مسلمانوں کا یہ حال تھا، ٹوٹی ہوئی تلواریں لے کر ننگے پاؤں ان کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے دنیا کو یہ معجزہ دکھایا کہ وہ لوگ جو تعداد میں زیادہ تھے اور بڑے طاقتور اور دولتمند تھے ان کو مسلمانوں کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ چند آدمیوں کے مقابلہ میں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دعا میں فرمایا ہے کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ تیری قدرت کے نشان انسانی ہاتھ سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ پر اے میرے رب میری دعا تجھ سے آج یہ ہے کہ میرے لئے ایسا نشان دکھا جس میں انسانی ہاتھ کا کوئی دخل نہ ہو۔ وہ ایک ایسا نشان ہو جس میں کوئی شبہ بھی نہ کر سکے کہ کوئی انسانی ہاتھ ایسا کر سکتا ہے۔

یہ تین سال جس میں انیسویں صدی کا آخری سال اور بیسویں صدی کے پہلے دو سال تھے۔ اس

تین سال کے عرصہ میں

اس دعا کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کئے اور آپ کی صداقت کے لئے جو نشان دکھائے وہ تذکرہ کے صفحہ ۳۳۲ سے صفحہ ۴۶۲ تک یعنی قریباً ایک سو تیس صفحات پر مشتمل ہیں "تذکرہ" وہ کتاب ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات چھپے ہوئے ہیں۔

ایک نشان مانگا تھا اپنے رب کے حضور عاجزانہ جھک کر، لیکن پیار کرنے والے رب نے ایک نشان نہیں بلکہ ایک کے بعد دوسرا، ایک کے بعد دوسرا۔ ایک کے بعد دوسرا نشان دکھایا۔ ان تین سالوں کے اندر

علیٰ ہذا القیاس کئی نشان دکھائے اس کی تفصیل میں جانے کا یہ وقت نہیں۔ میں دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ گھر جاکر "تذکرہ" کے یہ صفحات ضرور دیکھیں کہ ان تین سالوں میں خدا تعالیٰ نے کیا کیا نشان دکھائے ہیں۔

ابھی یہ تین سال ختم نہیں ہوئے تھے دسمبر ۱۹۰۲ء کی بات ہے خدا تعالیٰ نے آپ سے یہ فرمایا کہ تو مجھے کہتا ہے کہ اگر میں تیری نگاہ میں ایسا ہی کذاب اور جھوٹ بولنے والا اور افتراء کرنے والا ہوں تیرے بڑ جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں تو تو مجھے مٹا دے۔ اس کا جواب میں دیتا ہوں کہ اے ابراہیم تجھ پر میرا سلام ہو تو کامیاب ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اس دعا سے قبل بھی اگرچہ جماعت احمدیہ ترقی تو کر رہی تھی لیکن تعداد کے لحاظ سے بہت ہی آہستہ ترقی ہو رہی تھی۔ لیکن ان تین سالوں میں ایک دم خدا تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں ایک ایسا انقلاب عظیم بپا کر دیا جو انسانی ہاتھ اور

انسانی طاقت سے بالا

ہے اور انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ انقلاب عظیم بپا ہوا کہ جماعت کی ترقی کی رفتار جو پہلے بڑی آہستہ تھی اس میں تیزی پیدا ہوگئی اور پچھلے سارے زمانہ کی نسبت ان تین سالوں میں کئی گنا زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ جماعت مضبوط ہوگئی اور یہ ایک ایسا نشان ہے جو بڑا واضح ہے۔ میں نے اسے خاص طور پر لیا ہے۔ اور اس کے متعلق میں یہ کہتا ہوں کہ احباب خود جاکر پڑھیں اور تذکرہ کا مطالعہ کریں۔ اس لئے کہ یہ نشان ایک جگہ کھڑا نہیں رہا۔ یعنی یہ نہیں ہوا کہ یہ نشان وہاں پر ختم ہوگیا ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا کہ جس مقصد کے لئے آپ کو کھڑا کیا گیا ہے۔ جب تک اس میں کامیابی نہیں ہو جاتی اور نوع انسانی کی بڑی بھاری اکثریت خدا تعالیٰ کے جھنڈے تلے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جمع نہیں ہو جاتی اس وقت تک یہ نشان اپنے جلوے ظاہر کرتا چلا جائے گا۔

اگر اس صدی کے پہلے دو سال نکال دیں تو قریباً ۷۷ سال پر یہ نشان پھیلا ہوا نظر آتا ہے۔ یعنی آخر ۱۹۰۲ء تک کے زمانہ میں نشان مانگا تھا اور اسی کے متعلق آپ نے لکھا ہے کہ

جماعت کی ترقی کی رفتار

ایک دم بڑھ گئی اور لوگ کثرت سے احمدی ہونے لگے۔ چنانچہ اس ۷۷ سال میں یہ تعداد اسی وعدہ کے مطابق جو خدا تعالیٰ نے اپنے ایک عاجز بندے سے کیا تھا ایک کروڑ تک پہنچ گئی۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

جیسا کہ میں نے کئی بار پہلے بھی بتایا ہے میرے اندازے کے مطابق جماعت احمدیہ کی جو دوسری صدی ہے وہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس میں ساری دنیا میں اسلام غالب آ جائے گا۔ اور کیا مسلم اور کیا غیر مسلم جماعت احمدیہ کی ان خدمات کے قائل ہو چکے ہوں گے کہ واقعی یہی جماعت احمدیہ اسلام کی خدمت کے لئے قائم کی گئی تھی اور اس نے دنیا کے دل جیت کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالے ہیں۔

مگر اس وقت تک (۱۹۰۲ء تک) جن کمزور کندھوں پر اس ذمہ داری کا بوجھ ڈالا گیا تھا وہ تو اب تعداد میں کم ہو گئے۔

جماعت احمدیہ کی تعداد

جب بڑھی تو جو لوگ پرانے احمدی تھے وہ بقضائے الٰہی فوت ہو گئے اور نئی نسلوں پر یہ بوجھ پڑتا چلا گیا۔ میں خود ایک الہام کی تشریح کے مطابق صحابہ میں شامل ہوں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ تم بھی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہو۔ لیکن میری پیدائش تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد کی ہے۔

پس چونکہ

اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری

کو نسلاً بعد نسلٍ اٹھاتے چلے جانا ہے۔ اس لئے نئی آنے والی نسلوں سے میں مخاطب ہوں اور شاید اس سارے جلسہ کے دوران ان ہی سے مخاطب رہوں۔ میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ تمہارے اوپر بڑی بھاری ذمہ داری ہے اس کے ساتھ ہی تمہارے لئے آسمانوں کے سب دروازے کھول دیئے گئے ہیں کہ تم ان دروازوں میں سے داخل ہو کر آسمانی رفعتوں کو حاصل کرو اور

اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّ بَاطِنَۃً

کی رو سے خدا تعالیٰ کی نعمتیں جو موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتی ہیں وہ تو تمہاری جھولیاں بھرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ تم جھولیاں آگے کرو۔ تم اس میں دلچسپی لو۔ تم خدا تعالیٰ کے حضور کچھ تھوڑا سا پیش کرو۔ وہ تمہیں سب کچھ دے گا۔ وہ تم سے ہر چیز نہیں مانگتا۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے وہ تم سے ضرورت کے مطابق نہیں مانگتا۔ وہ تم سے قربانی اور ایثار چاہتا ہے۔ لیکن تمہاری طاقت کے مطابق لیکن دیتا ہے اپنی قدرت کاملہ سے۔ وہ ساری دنیا کا مالک ہے۔ اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ وہ بڑا دیالو ہے۔ وہ تم سے

قربانی اور ایثار کا مطالبہ

کرتا ہے مگر تمہاری عاجزانہ اور کمزور حیثیت کے لحاظ سے مطالبہ کرتا ہے۔

پس اس جلسہ کے دوران بھی دوست دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کر دے۔ ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جماعت احمدیہ کی ترقی کی رفتار میں جو تیزی اور شدت پیدا ہو چکی ہے اور جماعت ہر سال پہلے سے زیادہ تعداد میں بڑھتی چلی جاتی ہے یہ ہر سال ہی پہلے سے زیادہ بڑھتی چلی جائے۔ اور ہماری کسی نسل کی کمزوری کے نتیجہ میں اس میں کمزوری نہ پیدا ہو۔ خدا کرے غلبۂ اسلام کے حسین جلوے ہم بھی اپنی زندگیوں میں دیکھ لیں اور ہماری آنے والی نسلیں خدا تعالیٰ کی اتنی حمد کریں کہ ان کے دل حمد سے معمور ہو جائیں۔ سوائے خدا کے، ان کے دلوں میں ان کی روح میں اور کوئی چیز باقی نہ رہے۔ ان کے دل میں ہمیشہ یہ احساس قائم رہے کہ وہ خدا کے عاجز بندے ہیں۔ ساری دنیا کے دھتکارے ہوئے اور غریب ہیں لیکن بایں ہمہ خدا تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ ساری دنیا کے دل جیت کر انہیں توحید حقیقی کے جھنڈے تلے جمع کر دیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا رکھا۔ اس سے زیادہ برکت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس سے زیادہ خوشی ہمارے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔

پس

اپنے مقام کو پہچانیں

اور خدا سے یہ دعا کریں کہ اے خدا! جس غرض کے لئے تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ وہ غرض ہماری زندگیوں میں پوری ہو۔ اور آپ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے اب نئی نسلوں کے کندھوں پر بوجھ پڑنے ہیں۔ ہم ان نئی نسلوں میں شامل ہیں۔ ہمارے بعد اور نئی نسلیں آئیں گی۔ میں بخیل نہیں ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے جتنی تمہیں خدمت دین کی توفیق ملے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تمہیں مجھ سے بڑھ کر توفیق ملے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے کی اور مجھ سے زیادہ تم اس کے فضلوں کے وارث بنو۔ جو شخص خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ خدا اپنے ایسے بندہ کے لئے اس دروازے کو کھولتا ہے۔ لیکن یہ دروازہ اسی کے لئے کھلتا ہے جو خلوص نیت کے ساتھ اس کے حضور جھکتا ہے اور اپنے دل کو شرک کی ہر قسم

کی ملونی سے پاک کرلیتا ہے۔ یادرکھو اگر تمہارے صحن سینہ میں شرک کا شائبہ بھی ہوگا تو خدا تعالےٰ کی غیرت اس سینہ میں داخل ہونا گوارا نہیں کرے گی۔

پس خالص توحید کو اپنے ذہنوں میں، اپنے سینوں میں، اپنی روح میں اور اپنی زندگی میں قائم کرو اور ہر دوسری چیز کو مرے ہوئے کیڑے سے بھی کم حیثیت دو تب خدا تعالےٰ تم سے پیار کرے گا اور تمہاری یہ خواہش کہ تم خدا کے نام کو کامیابی کے ساتھ ساری دنیا میں پھیلاؤ اور اس کی محبت کا جھنڈا ہر دل میں گاڑ دو (تمہاری یہ خواہش) وہ پوری کردے گا۔ اللہ تعالےٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہماری نسلیں اس ذمہ داری کو پورا کرنے والی ہوں اور جیساکہ

خدا تعالےٰ کا منصوبہ

ہے اس میں کوئی دیر نہ ہو۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ تین صدیوں کے اندر اندر اسلام کا غلبہ ہوجائے گا۔ مَیں کہتا ہوں دنیا تین صدیوں کا انتظار کیوں کرے۔ دوسری صدی میرے نزدیک غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ خدا کرے کہ ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو یہ توفیق ملے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خدا کے پیار کو حاصل کریں۔ اللہ کی طاقت سے طاقت پائیں اور اس کے علم سے نور فراست حاصل کریں۔

آؤ اب دعا کرتے ہیں۔ یہ دُعا بھی کریں کہ آئندہ نسلیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی ہوں اور ان کو نباہنے والی ہوں اور جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی حقیقتاً اور واقعی طور پر غلبۂ اسلام کی صدی ثابت ہو اور نوع انسانی جو اس وقت خدا تعالےٰ کے غضب کی جہنم کی طرف حرکت کررہی ہے اُس کی یہ حرکت رُک جائے۔ خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ اور وہ بھی اس کے پیار کو حاصل کرنے لگ جائیں اور ساری دنیا کے لئے دُعائیں کریں اور ان کے لئے بھی دُعائیں کریں جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے دنیا کی اصلاح کے لئے کوششیں کررہے ہیں۔

(الفضل مورخہ ۲۲ ۲/۷۹)

گھانا (مغربی افریقہ) میں جماعتہائے احمدیہ کی ۵۳ ویں سالانہ کانفرنس

بیس ہزار سے زائد افریقن احمدی احباب کی شرکت • اخبارات ریڈیو اور ٹی وی پر وسیع پیمانے پر خبروں کی اشاعت

اس موقعہ پر ایک لاکھ پچاس ھزار سیڈیز چندہ جمع ہوا

مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن گھانا اکرہ سے بذریعہ کیبل گرام مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

گھانا کی احمدی جماعتوں کی ۵۳ ویں سہ روزہ سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

اس مبارک تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم جناب وکیل التبشیر صاحب کے اہم پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے جو اس کانفرنس کے لئے مرکز سے موصول ہوئے تھے۔ کانفرنس کی افتتاحی تقریب میں چار کمشنر صاحبان نے (جن میں سے ایک احمدی تھے) حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی بے لوث دینی اور معاشرتی خدمات کی بہت تعریف کی۔ گھانا کی احمدی جماعتوں کے بیس ہزار سے زائد نمائندگان نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موقع پر جب دینی اغراض کی خاطر حاضرین کو چندہ کی تحریک کی گئی تو احباب جماعت نے نہایت اخلاص اور محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک لاکھ پچاس ہزار سیڈیز پیش کئے۔ الحمد للہ ــــ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس۔ ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ ہماری اس کانفرنس کی خبروں کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے انعقاد کو ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ آمین ؛

کالابار (نائیجیریا) میں تراجم قرآن مجید کی نمائش!

امسال جماعت احمدیہ نائیجیریا کے زیر اہتمام قرآن مجید کے تراجم اور خطاطی کے نمونوں کی معلوماتی اور دلچسپ نمائش کراس ریور سٹیٹ کے دار الخلافہ کالابار میں ۸ر سے ۱۰ر فروری تک انعقاد پذیر ہوئی۔ اس علاقہ میں جو عیسائیوں اور بد مذہب لوگوں کی اکثریت پر مشتمل ہے، یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایسے مؤثر اور اچھے انداز میں تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن مجید کی صورت پیدا ہوئی۔

جائے نمائش کو جو کالابار کی سنٹرل مسجد سے ملحقہ وسیع ہال میں منعقد ہوئی تھی، بہت خوبصورت طور پر آراستہ کیا گیا تھا۔ دیواروں پر قرآن مجید کی تعلیمات اور پیشگوئیوں کو نمایاں طور پر آویزاں کیا گیا تھا جو زائرین کے لئے انتہائی دلکشی کا باعث ہوئیں اور ان کے متعلق سوالات کے جوابات مزید تشفی کا باعث ہوئے۔

قرآن مجید کی نمائش کا افتتاح سٹیٹ کے ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے مکرم میجر عبدالعزیز علی صاحب نے کیا اور ایک پیغام پڑھ کر سنایا۔ پیغام میں قرآن مجید کی نمائش کی بابرکت تقریب کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا گیا تھا اور نائیجیریا فیڈریشن کے مختلف علاقوں میں خاص طور پر تعلیمی اور طبی میدانوں میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ افتتاحی تقریب میں ملٹری کے افسران کے علاوہ مقامی چیفس اور معززین نے شرکت کی۔ اسی طرح پریس ریڈیو اور ٹی وی والوں نے بھی شمولیت کی۔ یہ سب اپنی نوعیت کی اس منفرد نمائش کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔

نمائش کے آخری روز سٹیٹ کے قائم مقام ایڈمنسٹریٹر مکرم کرنل علی صاحب، جن سے ایک روز قبل خاکسار نے گورنمنٹ ہاؤس میں ملاقات کرکے قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب پیش کی تھیں اور نمائش کے لئے مدعو کیا تھا۔ تشریف لائے اور پورے ذوق و شوق اور انہماک سے نمائش کو دیکھا اور تراجم قرآن مجید کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے عظیم کام کو دیکھ کر بہت مسرت کا اظہار کیا۔

نمائش کی افتتاحی تقریب میں خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہرۂ آفاق کتاب "منن الرحمٰن" کے انگریزی ترجمہ کو (جو حال ہی میں نمائش کے موقعہ پر خصوصی طور پر جماعت نے شائع کیا تھا) حاضرین سے متعارف کرایا۔ اور اس کی وسیع اشاعت کے لئے تحریک کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ قرآن مجید کی نمائش میں ایک سیکشن قرآن مجید کی زبان، عربی کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق رکھا جاتا ہے۔ اہل علم حضرات کے لئے یہ حصہ کافی دلچسپی کا باعث ہوتا ہے۔ چونکہ حضور علیہ السلام کی کتاب منن الرحمٰن بنیادی اور غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت مفید اور دوررس نتائج کا باعث ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ!

خاکسار:
(محمد اجمل شاہد امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا)

اعلانات نکاح

مورخہ ۱۲ر فروری ۱۹۷۹ء کو خاکسار نے بمقام "نینا دیا شادی محل بنگلور" حسب ذیل دو نکاحوں کا اعلان کیا:۔

۱۔ محترمہ معراج بیگم صاحبہ بنت مکرم سید عبد الحفیظ صاحب دکنی مرحوم بنگلور کے نکاح کا اعلان مکرم برکات احمد صاحب سلیم ابن مکرم عبدالحلیم صاحب مرحوم ساکن دیودرگ کے ہمراہ بعوض سوا چھ ہزار روپے حق مہر کیا۔

۲۔ محترمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالحلیم صاحب دیودرگ کے نکاح کا اعلان مکرم سید اقبال احمد صاحب جاوید ابن مکرم عبدالحفیظ صاحب مرحوم بنگلور کے ہمراہ سوا چھ ہزار روپے حق مہر کے عوض کیا۔ اور اسی دن رخصتی عمل میں آئی اس خوشی میں مکرم سید اقبال پاشا نے اور حکیم کلیم احمد ناصر نے درویش فنڈ شکرانہ فنڈ، شادی فنڈ اور اعانت بدر میں بیس بیس روپے کُل ۸۰ روپے ادا کئے ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ خاکسار: فیض احمد مبلغ شموگہ

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے احمدیت اُمید اور زندگی کا پیغام ہے

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

آج دنیا ایک نازک دور میں گذر رہی ہے۔ ہر طرف ہلاکت و بربادی منہ کھولے کھڑی ہے۔ مسلمان دن بدن تنزل اور ادبار کی طرف جا رہے ہیں اور مایوسی و نا اُمیدی کا شکار ہو رہے ہیں آج ان کی حالت قابلِ رحم ہے وہ جن ملک میں بھی پائے جاتے ہیں اپنی ہمسایہ اقوام سے پیچھے ہیں جن ممالک میں اسلامی حکومت قائم بھی ہے ان میں بھی تشتت و افتراق اور باہمی خون ریزی کا بازار گرم ہے۔ ایران اور افغانستان کے واقعات ابھی ہمارے سامنے ہیں۔ اب اگر ان اسلامی ممالک کا مقابلہ غیر اسلامی ممالک سے کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ان اقوام کے مقابلہ میں تجارتی۔ اقتصادی۔ معاشرتی اور سیاسی اعتبار سے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے۔ کیا یہ ایک حقیقت نہیں کہ یہودیوں کی ایک چھوٹی سی نوزائیدہ ریاست اسرائیل ہے جس کی آبادی قریباً پچیس لاکھ ہے تمام عرب اور مسلم ممالک کا قافیہ تنگ کیا ہوا ہے اور ان میں اس کے مقابلہ کی تاب نہیں۔ حالانکہ ان مسلم اور عرب ممالک کی آبادی کئی کروڑ افراد پر مشتمل ہے اور ان کی حکومتیں عرصہ دراز سے قائم ہیں اور دولت کے لحاظ سے اسرائیل سے بدرجہا بہتر ہیں ان حالات سے مسلمانوں کے اندر یہ خیال پیدا ہو گیا کہ وہ مذہب اسلام کے پیرو ہونے کے باوجود نہ صرف دوسری اقوام سے آگے نہیں بڑھ سکتے بلکہ ان کے ساتھ ساتھ چلنے کے بھی قابل نہیں اس احساس کی وجہ سے وہ اپنے مستقبل سے مایوس اور اسلام کی اس انقلابی طاقت سے نا اُمید ہو چکے ہیں جس نے ۱۴۰۰ سال قبل تھوڑے ہی عرصہ میں عرب جیسی جاہل اور غیر متمدن قوم کو عارف باللہ اور حکمران بنا دیا تھا اور نہ صرف عرب بلکہ دیگر ممالک میں بھی آہستہ آہستہ اسلام پھیلتا چلا گیا

اگر مسلمانوں کی موجودہ حالت کا جائزہ لے کر اس تنزل و ادبار کے اسباب معلوم کئے جائیں تو صاف نظر آتا ہے کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں آج کل جن ممالک میں نظامِ مصطفیٰ کے قیام کا نعرہ بلند کیا جا رہا ہے۔ وہاں بھی شریعتِ اسلامیہ کو اپنانا اور اس کی تعلیم پر عمل کرنا ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے اور دوسری طرف اس نظام کی تشریحات و توضیحات بیان کرنے میں ان کے اندر افتراق و انشقاق پیدا ہو چکا ہے جس کی وجہ سے اتحادِ عمل باقی نہیں رہا لہٰذا مسلمانوں کی موجودہ حالت کی اصلاح کے لئے انسانی تدابیر بیکار نظر آ رہی ہیں اور بڑی شدت سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی مصلح اور مامور ظاہر ہو جو مسلمانوں کو پھر ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کرے اور شریعتِ اسلامیہ کو دوبارہ زندہ اور جاری کرے اور ایک روحانی اخلاقی اقتصادی اور معاشرتی انقلاب پیدا کر کے پھر ان کو ترقی کی شاہراہ پر ڈال دے۔

اس مایوسی کے عالم میں میں اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ نوید جانفزا سناتا ہوں کہ ایسا مامور ربانی جس کی ضرورت اور انتظار تھی وہ خدا کے فضل و کرم سے اس چودھویں صدی ہجری میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اسلام کے احیاء اور شریعتِ اسلامیہ کے دوبارہ اجراء کیلئے اللہ تعالیٰ نے پنجاب کی مقدس بستی قادیان میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو سنہ ۱۸۹۰ء میں امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا ہے آپ اپنی آمد کی اطلاع ان شیریں الفاظ میں دیتے ہیں ؎

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

پھر آپ اپنی بعثت کی غرض ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ :-

"خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا کہ میں اس نور کو جو اسلام میں ملتا ہے ان لوگوں کو جو حقیقت کے جویاں ہوں دکھاؤں ...... مجھے اس غرض کے لئے بھیجا ہے کہ ان تائیدی نشانوں سے جو اسلام کا خاصہ ہے اس زمانہ میں اسلام کی صداقت دنیا میں ظاہر کروں"۔

(الحکم ۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۰ء)

(ب) "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا"۔ (الوصیت)

(ج) نیز فرمایا :-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتے میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے"۔ (لیکچر سیالکوٹ)

مندرجہ بالا ارشادات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جن کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید اور احادیث کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے منصب پر فائز فرمایا ہے کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ آپ سچی توحید کو دنیا میں قائم کریں اور مخلوق کو جو اپنے خالق سے برگشتہ ہو چکی ہے پھر اس کے آستانہ پر لا جھکائیں اور مسلمانوں کو دوبارہ حقیقی مسلمان بنا کر ترقی کی شاہراہ پر ڈال دیں اور مسلمانوں کو یقین دلائیں کہ مذہب اسلام میں اب بھی وہ طاقت موجود ہے جو پہلے تھی وہ اب بھی روحانی مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ جاہل کو عالم وحشی کو متمدن اور دنیادار کو با خدا بنا سکتا ہے۔ اب بھی اسلام میں ایسی طاقت ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو حیرت انگیز ترقی دے کر دوسروں کا رہنما بنا دے چنانچہ ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے آپ کی قائم کردہ زندہ فعال اور ترقی یافتہ جماعت موجود ہے جس کی شاخیں ہر ملک اور علاقہ میں پھیل چکی ہیں بے شک جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر اسلام کی خدمت و اشاعت کا جو جذبہ اور ولولہ ان کے اندر موجود ہے اور اس کے لئے ہر قسم کی جانی و مالی قربانی جو یہ جماعت کر رہی ہے اس کی نظیر کسی اور جماعت میں نظر نہیں آتی ہر احمدی اپنے روشن مستقبل کے لئے پُر اُمید و پُر یقین ہے اور اس کا یہ یقین و ایمان اسے ہر لحظہ ترقی کی طرف لے جا رہا ہے۔

بھائیو! احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا ہی نام ہے احمدی صدقِ دل سے شریعتِ اسلام پر ایمان رکھتے اور اس کے ارکان پر عمل کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور سید المرسلین یقین کرتے ہیں ہمارے نزدیک احمدیت ایک پیغام حیات ہے، ایک زندگی کی تحریک ہے جو نا اُمیدی کو اُمید میں تبدیل کر کے روشن مستقبل کی طرف راہنمائی کرتی ہے دلوں میں نیک تبدیلی پیدا کر کے اسلام کی خدمت کا ولولہ شوق اور جذبہ پیدا کرتی ہے۔

آپ ایک دفعہ محض للہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ زندگی بخش اور رُوح پرور اعلان پڑھیں اور پھر سنجیدگی سے اپنے نفسوں کا جائزہ لیں کہ اُن کے اندر خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا کیا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ حضور علیہ السلام اپنی بعثت کی غرض ان مبارک الفاظ میں بیان فرماتے ہیں :-

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرا لے اگر میں نہ آیا ہوتا تو کوئی عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کو ثابت کروں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(باقی صفحہ [illegible] پر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

عظیم الشان علمی معجزہ

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ہندی زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیبی طاقت بخشی گئی اور ایسی علمی فضیلت عطا کی گئی جس میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا صاف جلوہ نظر آتا ہے۔ جلسہ مذاہب عالم لاہور منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ ر دسمبر ۱۸۹۶ء میں آپ کا اسلام کی زندگی میں پڑھا جانے والا مضمون اس کا تاریخی شاہد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مضمون اس غرض کے لئے تیار کیا اس کے بارے میں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"میں بغیر خدا کے بلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القاء کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا جو کچھ لکھا وہ عرضہ قلم برداشتہ لکھا تھا اور ایسی تیزی اور جلدی میں لکھا جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے لئے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی اس کی نقل لکھے جب میں مضمون ختم کر چکا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ "مضمون بالا رہا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۹)

جلسہ شروع ہوا مسلمان اور ہندو مقررین نے اپنے اپنے مضامین پڑھے۔ حضرت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں رکھا گیا تھا پہلا تصرف الٰہی تو یہ ہوا کہ مقررہ وقت سے بہت پہلے جبکہ پہلی نشست کے لوگ بھی اپنی اپنی جگہوں پر جمے بیٹھے تھے ہزاروں سامعین کا ایک سیلاب چاروں طرف سے اُمڈ آیا۔ اور جلسہ کا پنڈال اس قدر کھچا کھچ بھر گیا کہ سینکڑوں اشخاص جن میں ملک کے سربر آوردہ رؤساء۔ ڈاکٹر اور وکلاء بھی شامل تھے کھڑے رہنے پر مجبور ہو گئے حضرت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ناسازیٔ طبع کے باعث خود تشریف نہ لا سکے تھے آپ نے اپنے ایک جلیل القدر صحابی حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنا مضمون پڑھنے کے لئے دیا۔

تائید روح القدس سے مامور وقت کے ہاتھوں لکھا ہوا یہ مضمون جب حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ جیسے فصیح البیان اور شیریں زبان عالم نے پڑھنا شروع کیا تو سامعین پر ایک وجد اور سرور کی کیفیت طاری ہو گئی اور ہر طرف سے تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہونے لگے لوگوں کی دلچسپی اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ باوجود اس کے کہ ہزارہا لوگ کھڑے رہنے پر مجبور ہو گئے کوئی شخص اپنی جگہ چھوڑنے کو تیار نہ تھا اور دل و دماغ سے اس آسمانی مائدہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ یکایک مضمون کا مقررہ وقت ختم ہو گیا یہ دیکھتے ہی مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے جن کا لیکچر اس کے بعد تھا اپنا وقت بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مضمون کو دینے کا اعلان کیا۔

یہ اعلان ہونا تھا کہ سارے مجمع میں خوشی اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی اور تمام پنڈال تالیوں سے گونج اُٹھا تقریر پھر جاری ہو گئی اور علم و حکمت کے موتی لٹنے لگے لیکن ابھی آدھا مضمون بھی پڑھا نہ جا سکا تھا کہ وقت ختم ہو گیا اب چاروں طرف سے یہ صدا بلند ہوئی کہ جلسہ کی کاروائی اس وقت تک ختم نہ کی جائے جب تک مضمون ختم نہ ہو سامعین کے اس اصرار پر منتظمین جلسہ نے یہ مطالبہ بھی منظور کر لیا اور لیکچر جاری رہا سامعین بے خودی اور محویت کے عالم میں غرق تھے کہ فاضل مقرر کی طرف سے یہ آواز آئی کہ حضرات جو کچھ آپ نے سنا ہے وہ پہلے سوال کا جواب ہے۔

اس پر سامعین نے مطالبہ کیا کہ جلسے کا ایک دن اور بڑھایا جائے تا کہ پانچوں سوالوں کا جواب مکمل ہو اور یہ مطالبہ اس شدت سے ہوا کہ منتظمین کو اس کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا اور یہ اعلان کرنا پڑا کہ بقیہ مضمون ۲۹ ر دسمبر کو پڑھا جائے گا۔

۲۹ ر دسمبر کا دن آپ کے مضمون کے لئے بڑھایا گیا تھا ہر چند کہ آج کے اجلاس کی کاروائی مضمون سے بھی ایک گھنٹہ پہلے یعنی ۹ بجے صبح رکھی گئی تھی سامعین کا ہجوم وقت مقررہ سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہت پہلے شروع ہو گیا ٹھیک نو بجے حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے مضمون پڑھنا شروع کیا تو وہی پہلے والا سماں بندھ گیا اسلام کی نمائندگی جس خوبی سے کی گئی اور محاسن قرآن کو جس عمدگی سے پیش کیا گیا اس سے مسلمانوں کے چہرے دمک اُٹھے اور جب تقریر کے آخر پر فاضل مقرر نے بانی سلسلہ کی وہ عبارت جس میں آپ نے اپنے مقام اور مرتبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"میں بنی نوع انسان پر ظلم کروں گا اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں اور سچائی قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانے والے تھوڑے ہیں۔"

(رپورٹ جلسہ مذاہب اعظم صفحہ ۳۰۱)

تو سامعین زبان حال سے پکار اُٹھے کہ اس تقریر کے پیچھے انسان نہیں بلکہ خدا کلام کر رہا ہے مسلمان تو بے اختیار یہ اقرار کرتے تھے کہ اگر یہ مضمون نہ ہوتا تو آج اسلام کو سبکی اُٹھانی پڑتی۔

اسلام کی اس شاندار فتح کا اعتراف حاضرین جلسہ اپنی زبان حال و قال سے تو کر ہی چکے تھے ملک کے بیس کے قریب اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ کالم لکھ کر اس ربانی پیشگوئی پر مہر تصدیق ثبت کر دی جو حضرت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مضمون کے بالا رہنے کے متعلق پہلے ہی شائع ہو چکی تھی چنانچہ اخبار "چودھویں صدی" نے لکھا

"ان لیکچروں میں سب سے عمدہ لیکچر جو جلسہ کی روح رواں تھا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لیکچر تھا جس کو مشہور فصیح البیان مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے پڑھا ۔ ۔ ۔ فقرہ فقرہ پر صدائے آفرین و تحسین بلند ہوتی تھی اور بسا اوقات ایک ایک فقرہ کو دوبارہ پڑھنے کے لئے حاضرین کی طرف سے فرمائش کی جاتی تھی عمر بھر کانوں نے ایسا خوشگوار لیکچر نہیں سنا دیگر مذاہب میں سے جتنے لوگوں نے لیکچر دئے سچ تو یہ ہے کہ جلسہ کے مستفسرہ جواب بھی نہیں تھے ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ بجز مرزا صاحب کے لیکچر کے جو ان سوالات کا علیحدہ علیحدہ مفصل اور مکمل جواب تھا اور جس کو حاضرین نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا اور بڑا بیش قیمت اور عالی قدر خیال کیا۔ ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے لیکن انصاف کا خون ہم کبھی نہیں کر سکتے اور نہ کوئی سلیم الفطرت اور صحیح کانشنس اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب (جیسا کہ مناسب تھا) قرآن شریف سے دئے اور تمام بڑے بڑے اصول اور فروعات اسلام کو دلائل عقلیہ اور براہین و فلسفہ کے ساتھ مزین کیا پہلے عقلی دلائل سے الٰہیات کے مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الٰہی کو بطور حوالہ کے پڑھنا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔"

اسی طرح کلکتہ کے اخبار "جنرل و گوہر آصفی" کا تبصرہ بھی سننے کے لائق ہے وہ لکھتا ہے

"اس جلسہ اعظم مذاہب میں اسلامی وکالت کے لئے سب سے زیادہ لائق کون شخص تھا؟ ہمارے ایک معزز نامہ نگار صاحب نے سب سے پہلے خالی الذہن ہو کر اور حق کو مدنظر رکھ کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کو اپنی رائے میں منتخب فرمایا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اُٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے تصرف اور اس کی اقتداری شان کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ بڑے بڑے اخبار نویس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انہیں الفاظ میں خراج تحسین دینے پر مجبور ہو گئے جو اس نے اپنے بندے پر چند دن قبل القا کئے تھے فالحمد للہ علیٰ ذالک

☆

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

قسط نمبر (۱)

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کے لئے مبعوث کیا اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے یہ طریق جاری ہے کہ اس کے رسول اور اوتار اللہ تعالیٰ کا حکم پا کر اکیلے کھڑے ہوتے ہیں۔ ساری دنیا شدت سے ان کی مخالفت کرتی ہے لیکن ہر رسول کو نصرتِ الٰہی پر کامل یقین ہوتا ہے بالآخر حق و صداقت کی آواز غالب آئے گی گو بظاہر ہر طرح کی بے سروسامانی ہے اور ماننے والوں کی تعداد صفر کے برابر ہے اور وہ دنیوی طور پر بے حد کمزور ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام جن حالات میں شروع ہوا ان سے آپ کے کام کی عظمت کا علم ہوتا ہے۔ قادیان کا ضلع گورداسپور نہایت پسماندہ تھا۔

سنہ ۱۸۹۳ء میں جبکہ جماعت احمدیہ کے قیام پر چار سال گزر چکے تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اوّلین مؤرخ سلسلہ احمدیہ کو پہلی بار قادیان آنے کا موقع ملا۔ گئی رات کو آپ بٹالہ میں ٹرین سے اترے ایک شخص نے اُجرت پر آپ کی معمولی ہدیہ کی اشیاء اٹھا کر آپ کو قادیان پہنچانے کا وعدہ کیا وہ قادیان کے قریب موضع ددانی وال کا باشندہ تھا وہ آپ کو قادیان سے دو اڑھائی میل آگے موضع نسرا لے گیا۔ جہاں سے غلطی بتائے جانے پر یہ مسافر موضع کاہلواں سے قادیان کو مڑے اور بہشتی مقبرہ کے قیام ہونے پر جو پل تعمیر ہوا اس سے بارہ تیرہ سال پہلے کا یہ واقعہ ہے۔ یہ نوجوان عرفانی پانی میں سے گزرتا ہوا قادیان پہنچا آپ کو گول کمرہ میں ٹھہرایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت بوقت سحری ملاقات کے لئے تشریف لے آئے اور آپ کو یہ معلوم کر کے تکلیف ہوئی کہ ان کو منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے رات بھر پاپیادہ چلنا پڑا ہے اور حضور نے روزہ کے لئے سحری اور آرام کا انتظام فرمایا اور ان چند روزہ قیام میں اسقدر محبت اور شفقت فرمائی کہ یہ نوجوان ہمیشہ کے لئے قادیان کا ہو گیا قیام سلسلہ احمدیہ کے ساڑھے چھ سال بعد حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ پہلی بار قادیان آئے اس وقت قادیان کے حالات یہ تھے کہ اس گاؤں کو گیارہ میل کے فاصلہ پر قادیان ہی کی تحصیل بٹالہ کے لوگ نہیں جانتے تھے آپ ٹرین سے دن کے وقت بٹالہ پہنچے بے حد کوشش کی کہ قادیان کے محل وقوع کے بارہ میں علم ہو لیکن مختلف طبقہ کے لوگ گڈے وغیرہ والوں نے عدم علم کا اظہار کیا بالآخر آپ کو یہ مشورہ ملا کہ آپ پولیس سے پتہ کریں آپ مایوس ہو کر سیالکوٹ واپس جانے کے ارادہ میں تھے کہ اتنے میں ایک یکہ والے نے پوچھا کیا آپ "قادیان" جانا چاہتے ہیں لوگ اسے "کادیں" کہتے ہیں میں وہیں کا ہوں۔ میں گھوڑے کی نہاری لاتا ہوں۔ کئی گھنٹے تک وہ نہاری کی بجائے سواری کی تلاش میں رہا جب نہ ملی تو صرف آپ کو ہی قادیان لے آیا۔

حضرت بھائی جی بیان کرتے ہیں کہ قادیان کے لوگ نیم ننگے، بے علم، جاہل، سست، گالی گلوچ میں ماہر، بچوں کو گالی دینا سکھلا کر بہت خوش ہونے والے، بے کار، جوئے باز، نشہ آور اشیاء شراب وغیرہ کے عادی قادیان کا صرف چوتھا حصہ آباد اور باقی سارا اُجڑا ہوا تھا۔ آبادی کوئی پانچ سو تھی لوگ خواہش رکھتے تھے کہ کوئی کبھی ان کے مکان میں مفت بودوباش رکھے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوتے۔ گیدڑ لومڑ وغیرہ سرِشام ہی منڈلانے لگتے۔ بعض دفعہ رات کو بھیڑیا بھی آجاتا۔ گاؤں کے باہر بعض حصے ویرانی اور بربادی کے باعث اتنے ڈراؤنے معلوم ہوتے کہ بھوت چڑیل کے مرکز کہلاتے۔ آمد و رفت کے ذرائع ریڑھو بیل گاڑی۔ گڈا اور یکہ ہوتے تھے۔ یکہ میں اس کی بناوٹ اور راستہ کی ناہمواری کی وجہ سے سواری کا یہ حال ہوتا گویا اسے اُکھلی میں کوٹ دیا گیا ہے سواریوں کو راستہ کا اکثر حصہ پیدل چلنا پڑتا موسم برسات میں پورا دن چلنے پر قادیان پہنچنا مشکل ہوجاتا یکے پھنس جاتے تو سامان مزدوروں کے سر پر اُٹھا کر لانا پڑتا اور یکہ بان مجبوراً گھوڑا کھول لاتا اور یکہ وہیں پھنسا رہتا۔ قادیان جزیرہ بن جاتا اور اردگرد سے آنے والے کپڑے اُتار کر پانی میں سے گزر کر گاؤں میں پہنچتے اور یہ منظر نہایت ناگوار ہوتا۔ تار ڈاک کا یہ حال تھا کہ مہمان پہلے پہنچتا اور تار بعد میں۔ قادیان میں معمولی پرائمری سکول تھا جس کا ٹیچر معمولی الاؤنس پر پوسٹ آفس کے انچارج کا کام بھی کرتا ڈاک ہفتہ میں ایک بار آتی تھی جو ساری کی ساری حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی ہوتی اگر کبھی کسی اور کا خط آتا تو وہ اسے پڑھوانے کے لئے لئے پھرتا۔

(اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۱۵۸ تا صفحہ ۱۶۸)

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے چچازاد بھائی بے دین لوگ تھے ان میں سے ایک مرزا کمال الدین نے اس کو فخر سمجھا کہ خاکروبوں کا پیر بن جائے ان لوگوں نے غنڈے رکھے ہوئے تھے جو احمدی مہمانوں کو تنگ کرتے حاجتِ ضروریہ کھیت میں کرنے پر جھولی میں ڈلوا دیتے ڈھاب چھپڑ سے مٹی لینے پر ٹوکریاں وغیرہ چھین لیتے اور مار پیٹائی کرتے۔ دونوں مسجدوں کا راستہ مسجد مبارک کے قریب گلی میں دیوار بنا کر بند کر دیا۔ مسجد مبارک میں نماز کے وقت ساتھ کی اپنی جگہ سے یہ لوگ ڈھول بجاتے احمدیوں کے لئے مسجد اقصیٰ کا کنواں تھا۔ مہمانوں کو موجودہ دفتر محاسب کے سامنے والے اور احاطہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ والے کنویں سے پانی لینے سے منع کیا جاتا اور طعنے دیئے جاتے جس پر حضور علیہ السلام نے دارالمسیح والا کنواں اور مدرسہ احمدیہ کے شمال کی طرف والا کنواں دونوں بنوائے۔

ان حالات میں حضور علیہ السلام کو خود ہی مہمانوں کی تواضع، بیماروں کی بیمار پرسی کتابیں شائع کرنے کے لئے معمولی رقم کے حصول۔ احباب کو ترسیل کتب ان کی فروخت یا مفت تقسیم کرانے اور تصنیف کتب اشتہارات اور خط و کتابت کے کام کرنے پڑتے آپ معمولی معمولی ضروریات کے لئے باہر سے مہمانوں وغیرہ کے لئے گھی جیسی عام اشیاء منگوانے کے لئے خطوط لکھنے پر مجبور تھے۔ آپ کی وسیع خط و کتابت، نصائح اور نیک مشورں اور حوصلہ افزائی پر مشتمل ہوتے تھے۔ قادیان میں ایک سیر آٹا اور ایندھن وغیرہ ضروریات دستیاب نہ ہو سکتی تھیں برف مہمانوں کے لئے باہر سے منگوائی جاتی جس کا بیشتر حصہ قادیان پہنچنے تک ضائع ہو جاتا۔ سنہ ۱۹۰۵ء تک یہ حال تھا کہ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم (وزیر تعلیم حکومتِ ہند) کے بھائی مولانا ابوالاثر آہ قادیان آئے اور واپسی پر انہوں نے اخبار وکیل امرتسر میں قیام قادیان کی روئیداد کے بیان میں حضور علیہ السلام اور آپ کے رفقاء کی محبت کا ذکر کرتے ہوئے قادیان تا بٹالہ کی سڑک کی ناگفتہ بہ حالت کا نقشہ کھینچا ہے لکھتے ہیں کہ میرے منہ میں تکلیف تھی حضرت مرزا صاحب نے گورداسپور آدمی بھجوا کر میرے لئے ڈبل روٹی منگوائی۔

حضور علیہ السلام نے اپنے ایک مرید حضرت چوہدری رستم علی صاحب رضی اللہ عنہ کو پٹھانکوٹ وغیرہ ان کی ملازمت کے مقامات پر سینکڑوں خطوط لکھے جن میں سے تین سو چھتر چھپ چکے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ایک شخص کے ذریعہ چند ماہ روز اردگرد کے علاقہ میں گھی تلاش کروایا جو دس دس کوس کے چار آنہ کا بھی دستیاب نہ ہو سکا دو دفعہ چوہدری صاحب نے گھی بھیجا جو حضور کو لمبے عرصہ تک نہ پہنچا گھی کے بارہ میں حضور نے ان کو چھبیس خطوط لکھے اور بہت سے خطوط لکھے تا وہ مہمانوں کے لئے تین بوتل چٹنی۔ بیس سیر آلو۔ چار سیر اربی اور میتھی پالک اور چائے اور چاول اور چند دن تک کسی سے عاریتہً حاصل چند دریاں بھجوا دیں ۱۸۸۶ء تا ۱۸۹۶ء حضور نے ان کو کئی بار تحریر کیا کہ کتابوں کی قیمت میں سے یا اپنے وعدہ کردہ چندوں میں سے پندرہ۔ بیس چالیس یا پچاس روپیہ بھجوا دیں۔

حضور نے قادیان میں چھاپہ خانہ قائم کرنے کے لئے چودہ افراد سے ایک ایک سو روپیہ ایک سال کے لئے قرض لینا چاہا۔ لیکن اسماء پر غور کرنے پر معلوم ہوا کہ نصف سے زیادہ افراد میسر نہ آسکیں گے۔ ادائیگی قرض کے بارے میں آپ کو یقین تھا کہ وقت پر سامان ہو جائے گا آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے اس قرضہ کے بارہ کوئی اضطراب نہیں .... میں جانتا ہوں کہ میری دعائیں کرنے سے پہلے ہی مستجاب ہیں

(مکتوب مئی سنہ ۱۸۸۷ء بنام چوہدری رستم علی صاحب رضی اللہ عنہ)

کتابوں کے کام انجام پاتے رہتے تھے۔ عارضی طور پر قادیان میں چھاپہ خانہ مگر لایا جاتا جو کام مکمل کرنے کے بعد واپس بھجوا دیا جاتا اور بالآخر آپ کے مرید حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ کو ایک چھاپہ خانہ قادیان میں لگانے کی توفیق ملی کام بہت تیز رفتاری سے ہوتا تھا حالانکہ اس وقت کا چھاپہ خانہ ایسا ہوتا تھا جیسے موٹر کے بالمقابل گڈا لوگ حیران ہو جاتے کہ جو بات رات کو ہوئی صبح اس بارے میں اشتہار چھپ کر تیار مل گیا۔ ایک مخالف نے مخالفانہ تقریر آج کی دوسرے روز قارئین سے اس

کے رخصت ہونے سے پہلے ان کے یہ تأثرات کی کتاب چھپ کر ان کے ہاتھ میں پہنچ گئی۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد حضور علیہ السلام کی سیرت کا کچھ حصہ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا بدعملی اور بدکرداری کے بیکراں میں غرق ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے خالق و مالک سے محبت کا ناطہ جوڑنے کے لئے پیغمبروں اور اوتاروں جیسے اخلاق عالیہ کے ... وجود کا عملی نمونہ ہی ایک انقلاب عظیم پیدا کر سکتا ہے۔ حضور علیہ السلام کی زندگی کے بعض ایسے واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

خلوقِ خدا کی شفقت و ہمدردی کے جذبہ سے آپ کا قلب صافی معمور تھا چنانچہ ابتدائی معروف زندگی میں آپ بہت سا قیمتی وقت اور روپیہ دیہات کے لوگوں کے علاج معالجہ میں نہایت مستعدی اور پوری شفقت و توجہ سے صرف کرتے تھے۔ قادیان میں اس وقت کوئی دواخانہ یا شفاخانہ نہ تھا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بہت سی گنوار عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں اتنے میں اندرونِ خانہ سے چند خدمتگار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن لئے آنکلیں اس وقت آپ کو دینی ضرورت کے لئے بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار تیار کھڑا رہتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور شیشیوں اور بوتلوں سے عرق وغیرہ دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹہ تک یہ ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا کہ یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ! اللہ! کس نشاط اور طمانیت سے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں اور فرمایا کہ یہ بڑے ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(سیرۃ مسیح موعودؑ صفحہ ۵۱ و ۵۲)

بچوں سے آپ کی شفقت کا نمونہ دیکھئے فضل الدین عرف فجا معمار یتیم تھا پہلے حضرت مرزا صاحب کے چچا زاد بھائی مرزا نظام الدین صاحب کے پاس تھا جو کہ خود بے دین تھے اس لئے وہاں تربیت تو کیا ہونی تھی اس کے ساتھ اچھا سلوک بھی نہ ہوتا تھا قدم قدم زمانہ کے ٹھوکروں کی یہ حالت تھی حضرت اقدس کے گھر آگیا تو گویا جنت میں آگیا اور ہر قسم کی تربیت ہونے لگی اور گھر کے افراد سا اس کے ساتھ سلوک ہوتا تھا ایک مرتبہ وہ جل گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کے علاج کی طرف خاص توجہ رہی اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہوا حضرت ام المومنینؓ بعد میں اس کے گھر تشریف لے جا کر اس کی عزت افزائی فرماتی رہیں۔

(سیرۃ حضرت ام المومنین حصہ دوم صفحہ ...)

حضورؑ اپنے خدام کے ساتھ ہمیشہ مشفقانہ سلوک کرتے تھے اور شرف انسانیت کو بحال کرنا چاہتے تھے۔ مثلاً سفر میں ان کو اپنے ساتھ دستر خوان پر بٹھا کر کھانا کھلاتے اور یہ پسند ہی نہ کرتے تھے کہ وہ الگ کھائیں۔ حضرت منشی عبداللہ صاحبؓ سنوری بیان کرتے ہیں کہ ہوشیارپور میں ایک رئیس کے ہاں شادی کی تقریب میں حضورؑ مدعو تھے اور میں بھی اور دو دیگر خدام ہمراہ تھے عرفِ عام کے مطابق رؤساء کے کھانے کا ایک کمرہ میں الگ انتظام تھا اور ان کے خدام کے لئے الگ لیکن حضور اس امتیاز کو جائز نہ سمجھتے تھے سو آپ کا یہ طریق رہا کہ کھانے کے موقعہ پر آپ اس کمرہ کے باہر کھڑے ہو جاتے اور اپنے ... رفقاء کے اپنے سے پہلے کمرہ میں داخل ہونے تک باہر کھڑے رہتے۔ اور پھر ان کو دسترخوان پر اپنے دائیں بائیں بٹھاتے تا کہ ان کو تکلیف نہ ہو اور وہ آزادی اور بے تکلفی سے کھانا کھا لیں"

(سیرۃ مسیح موعودؑ حصہ سوم صفحہ ۸۱ تا ۸۲)

اگرچہ حضرت اقدس کے مرید آپ کی غلامی کو ہی عزت اور سرمایۂ افتخار سمجھتے تھے۔ لیکن حضور اصول مساوات کو توڑنا پسند نہیں فرماتے اور شرف انسانیت کو بحال کرنا چاہتے تھے۔ اپنے بچوں اور ... کے رشتوں میں آپ نے صرف نسبی پابندیوں میں پڑنا پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ رشتوں میں اخلاص، صدق اور تقویٰ کو ملحوظ رکھا ہے۔ اس میں صرف ذات پات کے بد معنوں کو کاٹنا اور جماعت میں مساوات کی ایک لہر پیدا کرنا مقصود تھا اور عملی رنگ کی تعلیم زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔

(بیانِ حضرت عرفانی صاحبؓ سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ حصہ سوم صفحہ ۸۷)

استادوں کی عزت و احترام کا علم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے اس بیان سے ہوتا ہے بتاتے ہیں کہ مجھے حضرت والد صاحب نے متعدد مرتبہ بالچشم نم یہ واقعہ سنایا کہ جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ (خلیفۃ المسیح) کی تعلیم کے لئے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرر فرمایا تو مجھے گھر سے بلایا۔ چھوٹی مسجد کی سیڑھیوں کے رستہ اندر داخل ہوا۔ حضرت تشریف لائے اور فرمایا میاں یعقوب علی! (حضرت اقدس مجھ نام لے کر کسی کو خطاب نہ فرماتے تھے) آپ میاں محمود کو پڑھایا کریں اور میں آپ کی خدمت بجا لاؤں گا۔ (حضرت والد صاحب جب یہ واقعہ بیان کرتے ہیں تو رو پڑتے ہیں اور ان کا جی بھر آتا ہے کہ آقا خادم سے اس طرح مخاطب فرماتے) والد صاحب نے عرض کیا کہ یہ تو میرے لئے میری نسل کیلئے عزت و سعادت ہے کہ مجھے اس خدمت کا موقعہ ملا۔ فرمایا۔ نہیں استاد کی خدمت بھی کرنی چاہیئے۔

یہ کہہ کر میاں محمود کو بلا کر مسجد مبارک میں میرے سپرد فرمایا اور آپ اندر تشریف لے جا کر بیت الفکر میں سے ہو کر ہاتھ میں ایک کشتی لے کر جس میں چائے بسکٹ وغیرہ تھے نمودار ہوئے میں تو شرم سے آب آب ہو گیا اور مجھ پر رقت طاری ہو گئی میں نے عرض کیا کہ حضور نے کیوں تکلیف فرمائی۔ فرمایا! استاد کی خدمت ضروری ہوتی ہے اور اسی طرح بچوں کو یہی سمجھ آتی ہے۔

(سیرۃ حضرت ام المومنین حصہ دوم صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰)

ایک خاندان قادیان آیا۔ فرد نے بطور روٹی پکانے والے کے کام کرنا تھا۔ اس خاندان کی ڈیوٹی لگی گئی۔ بے حد خوشی ہوئی۔ حضرت ام المومنین نے مٹھائی پیش کی۔ نیچے گھر میں حضور علیہ السلام کے بچوں کی طرح شاہانہ زندگی بسر کرتے اور اپنے بچوں جیسا سلوک۔ ان بچوں سے حضور کی طرف سے ہوتا وہ بچے کسی طرح کھانے پینے کی چیز زیادہ لینا چاہتے تو ان کو الگ دینے کے علاوہ اپنے بچوں کے ساتھ بھی حضورؑ حصہ دیتے

(سیرۃ مسیح موعودؑ حصہ سوم صفحہ ۴۹ و ۵۰)

حضرت عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی نہایت سادہ اور بے تکلف تھی مجلس میں آپ کیلئے کوئی خاص مسند اور تکیہ مخصوص نہ تھا جہاں اور جس طرح احباب بیٹھے ہوتے آپ ان میں ہی بیٹھ جاتے اگر شدت گرمی کی وجہ سے لوگ اپنی ٹوپی یا پگڑی اتار کر رکھ دیتے تو آپ کبھی اسے خلاف ادب نہ سمجھتے اور آزادی کے ساتھ ہر شخص اپنے آرام کو مدنظر رکھ کر بیٹھ جاتا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ لکھتے ہیں کہ حضور کی مجلس میں وقار اور بے تکلفی دونوں باتیں پائی جاتی ہیں ایک دفعہ ایک شخص جو فقیروں اور سجادہ نشینوں کا عادی تھا ہماری مسجد میں آیا احباب کو آزادی سے آپ کے ساتھ گفتگو کرتے دیکھ کر حیران رہ گیا اور اس نے آپ سے کہا آپ کی مسجد میں ادب نہیں لوگ بے خوف آپ سے بات چیت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ:-

میرا یہ طریق نہیں کہ میں ایسا تند خو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندہ سے ڈرتے ہیں اور میں بُت بننے سے سخت نفرت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔

نیز حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ہر ایک خادم یہ یقین کرتا ہے کہ حضور کو مجھ سے ہی مخصوص پیار ہے اور جو کچھ چاہتا ہے بے تکلفی سے عرض کر لیتا ہے کسی کی داستان کتنی ہی لمبی اور بے سروپا کیوں نہ ہو حضور ایک لمحہ کیلئے بھی ملال ظاہر نہ کرتے۔

جب تک حضور باہر اپنے دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے، تو آپ نے کبھی اتفاق نہیں کیا کہ کون آپکے پاس بیٹھتا ہے اور نہ کبھی کسی کو محض اس وجہ سے اٹھانے کو جائز سمجھا کہ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں یا وہ ان پڑھ زمیندار وغیرہ ہے آپکے دسترخوان پر ہر شخص آزادی کے ساتھ جہاں چاہتا بیٹھ جاتا ایک معمولی شخص کھانا آنے پر کود کر آپ کے پاس بیٹھ جاتا دوسرے اس کی اس بات کو ناپسند کرتے لیکن حضورؑ نے کبھی اس بات کو ناپسند نہیں کیا اگر جگہ تنگ ہوتی تو حضور ذرا ایک طرف ہو کر اس کو جگہ دے دیتے۔

حضرت عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحبؓ سرساوی مدرسہ تعلیم الاسلام کے مدرس تھے اور اوائل میں مہمانوں کو کھانا کھلاتے تھے شیخ صاحب جب سے قادیان آئے حضرت اقدس خاص طور پر ان کا خیال رکھتے ایک دفعہ کسی نے حضرت اقدس کے پاس شکایت کی کہ حلوائیوں کا اس قدر قرض آپکے ذمہ ہے تو حضورؑ پرسش کرنے اور فرمایا کہ مجھے یہ معلوم ہے اور وہ قرضہ ادا ہو چکا ہوا ہے بلکہ ہر ہفتہ بے باق ہو جاتا ہے بات یہ تھی کہ شیخ صاحب نہایت بے تکلفی سے جیسا بیٹا باپ سے کہتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بے تکلفی سے عرض کر دیتے کہ اس قدر خرچ ہو گیا ہے اور حضرت فوراً ادا فرما دیتے تھے۔ (سیرۃ مسیح موعودؑ حصہ سوم صفحہ ...)

(باقی)

درخواستِ دعا

مکرم ایس۔ ایس حسن ابوبکر صاحب ملیالم اپنے مکان میں ایک نئی عمارت تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں ان کی مدد فرمائے۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم اے
قادیان

ٹلمبور (کیرالہ) میں
موازنۂ اسلام و عیسائیت پر چھ روزہ نہایت کامیاب کنونشن

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس (نزیل ٹلمبور)

علاقہ ... میں ٹلمبور ایک ... ایسا مقام ہے جہاں ... [illegible] ... اور ہندو ... تعداد میں رہائش ... ہیں ... سے چند میل دور کیرولائی ... جماعت احمدیہ کی ایک فعال شاخ قائم ہے۔

عیسائی کنونشن

ٹلمبور میں مورخہ ۱۲ تا ۱۸ جنوری چھ روز تک عیسائیوں کی طرف سے وسیع پیمانے پر ایک ... کنونشن منعقد ہوئی ... [illegible] ... پادری ... عبد الحکیم۔ جمیلہ بیگم وغیرہ مقررین نے قرآن مجید کی مخالفانہ ... کو توڑ مروڑ کر ... اسلام اور ... اسلام کے خلاف ... تقریریں کیں ... نے حضرت رسول کریم صلعم کی شان میں نہایت دلآزار کلمات کہے نعوذ باللہ من ذالک۔

مسلمانوں کا رد عمل

... ان مسموم تقریروں ... سے تمام مسلمانوں کے دل بہت مجروح ہوئے۔ ... یہ بھی ایک حقیقت ہے ... علمائے ... [illegible] ... ان تقریروں کا جواب دینے سے ... ہیں۔ ... مسلمانوں نے ... خواہش ... کی کہ ان تقریروں کا جواب ... احمدیہ ... دے ... کیونکہ انہیں یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ہی ... عقائد اور ان کے اعتراضات کا جواب دے سکتی ہے۔ ان کی خواہش کے مطابق جماعت احمدیہ کیرولائی نے مذکورہ تقریروں کا جواب دینے کے لئے ٹلمبور میں پانچ روزہ کنونشن کا انتظام کیا۔ اور ... انہوں نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کرنے کا اظہار کیا۔

اس کنونشن میں شرکت کے لئے جماعت احمدیہ کیرولائی کی درخواست پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے مطابق خاکسار ایک روز قبل ... یہاں پہنچا۔ مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب مشنری انچارج اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب ... وقف جدید نے متعدد خدام کی معیت میں اس کنونشن کی کامیابی کے لئے بہت محنت کی۔

اس کنونشن کے متعلق تمام علاقہ میں وال پوسٹروں اشتہاروں اور Banners کے ذریعہ خوب تشہیر کی گئی تھی۔

اس میں شرکت کے لئے ٹلمبور میں مقامات کی جماعتوں کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ ... پینگاڈی ۔ کوڈالی ۔ کیننور ۔ تراکیہ ۔ کالیکٹ ۔ کوڈیا تھور ۔ پتہ پیریم ۔ وانیمبلم ۔ الانلور ...

مریانٹی ۔ منا گھاٹ وغیرہ سے بھی ... کی تعداد میں ... تشریف لائے ہوئے تھے۔

کنونشن کا آغاز

... جماعت کی طرف سے پانچ روزہ کنونشن کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ ... ایک دن ... کے لئے احمدیوں اور ... مسلمانوں نے خواہش کی ... اس وجہ سے ... ایک روز بڑھا کر ... چھ روز تک کنونشن ... رکھا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب ... شام ... سے رات کے دس بجے تک اجلاس منعقد ہوتا رہا۔ جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

پہلا اجلاس

کنونشن کے پہلے دن کا اجلاس مورخہ ۹ فروری ... بروز ... بعد ... مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب کی زیر صدارت ... کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ ... بعد ... مکرم مولوی محمد یوسف صاحب ... تقابلی ... کرتے ہوئے اس کنونشن ... مقصد بیان کیا ... بعد ... [illegible] ... وانمبلی ... حضرت ... یسوع مسیح کی آمد ... [illegible] ... گئی۔

آج کے اجلاس میں ... تقریریں ... ہوئیں ... مختصر ... مکرم ... مولوی ابو الوفا صاحب نے حضرت یسوع مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد خاکسار نے ریورنڈ محمد ... کے مختلف اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے بعد حضرت عیسیٰؑ ۔ آپ کی والدہ ۔ آپ کے خاندان آپ کے حواریوں اور خاص ... انہوں پر اسلام کے عظیم الشان احسانات کے بارے میں انجیل اور اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔

جلسہ سیرۃ النبی صلعم

... یوں کہ ... مالانوں ... زیر اہتمام جلسہ ... کے جلسہ کا تعین ... اس وقت ... کیا تھا اور اس کے لئے اجازت بھی حاصل کی تھی اس لئے ہم نے بجائے یہاں ... کے مسجد احمدیہ کیرولائی کے باہر ... سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا۔

مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب کی زیر صدارت مکرم ٹی کے محمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور ... ماسٹر ... احمد صاحب کی عربی نعت سے یہ جلسہ شروع ...

... ہوا۔

سب سے پہلے مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد ... صاحب نے موجودہ زمانہ ... حضرت رسول ... کے ... اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

تیسرے نمبر پر خاکسار نے حضرت رسول کریمؐ کے بارے میں ... بیان کردہ مختلف پیشگوئیاں بتائیں ... عیسائی پادریوں کے اعتراضات ... آخر میں مکرم مولوی ... یوسف صاحب نے ہندو ... حضرت ... کے بارے میں ... پیشگوئیاں ... بیان ...

تیسرا اجلاس

مورخہ ۱۱ فروری کو ٹلمبور ... جلسہ ... امیر ... صاحب ... کی صدارت میں ... عبد الشکور صاحب کی ... سے ... تیسرا اجلاس شروع ہوا۔

... [illegible] ... پر اور اس کے بعد ... نے توحید اور تثلیث کے ... پر مختصر اور پر روشنی ڈالی۔

آخر میں خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت یسوع مسیح کے بارے میں قرآن مجید کا بیان کردہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ کی تشریح قرآن و انجیل ... روشنی میں ... اور ... مختلف ... اناجیل ... موجودہ عیسائیت کا حضرت یسوع مسیح کی تعلیم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور موجودہ عیسائیت پولوس رسول کی ایجاد کردہ ہے۔ نیز موجودہ عیسائیت کے ایک بنیادی عقیدہ ... مختلف عقلی و نقلی دلائل سے ... حصول نجات کے لئے حضرت ... تعلیمات اور قرآن مجید کی تعلیمات کا موازنہ اور تطابق کر کے دکھایا۔ نیز نجات اور فلاح کا تجزیہ ... ہوئے اسلامی تعلیمات کی خصوصیت ... بیان کی۔

چوتھا اجلاس

مورخہ ۱۲ فروری کو مکرم صدیق ... صاحب کی زیر صدارت منعقدہ کنونشن کی چوتھی نشست مکرم عبد الشکور صاحب کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوئی۔ خاکسار نے حضرت رسول کریم صلعم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رقم فرمودہ عربی نعت میں سے چند اشعار سنائے۔

اس اجلاس میں مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب ...

نے الوہیت مسیح اور تثلیث کی تردید میں ... کے مختلف حوالہ جات پیش کئے نیز ثابت کیا کہ حضرت یسوع مسیح خدا یا خدا کا بیٹا نہیں تھے بلکہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی و رسول تھے۔

دوسرے نمبر پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے عیسائی پادریوں کے اعتراضات کا تفصیلی جواب دیا۔ اور حضرت یسوع مسیح کی وفات ثابت کی۔

پانچواں اور چھٹا اجلاسات

چونکہ خاکسار کا مدراس کے لئے واپس آنا بہت ضروری تھا اس لئے مورخہ ۱۳ فروری کو مدراس کے لئے روانہ ہوا۔ کنونشن کے پانچویں اور چھٹے اجلاسات میں یہ پروگرام بنایا گیا تھا کہ مکرم صدیق امیر علی صاحب، مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب عیسائیوں کے اعتراضات کا جو انہوں نے اپنے کنونشن میں کئے تھے جواب دیں گے۔

نمائش اور احمدیہ بک سٹال

ٹلمبور میں مقام کنونشن سے ہٹ کر ایک نہایت شاندار نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں قرآن کریم اور احادیث میں بیان فرمودہ آخری زمانہ کی علامات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے دلائل تصویری زبان میں نہایت شاندار رنگ میں ایک خاص قرینہ اور ترتیب کے ساتھ مرتب کی گئی تھیں۔ یہ نمائش ایک سال جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان میں بھی دکھائی گئی تھی۔ یہ نمائش خاص و عام ہزاروں افراد نے آکر دیکھی۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک نہایت بہترین ذریعہ ثابت ہوا۔

جلسہ گاہ کے ملحق ایک احمدیہ بک سٹال بھی قائم کیا گیا ... مختلف زبانوں میں احمدیہ لٹریچر فروخت کے لئے رکھے گئے تھے۔ متلاشیان حق ایک معقول تعداد میں کتابیں خرید کر لے جاتے رہے۔

مودودیوں کا مخالفانہ رویہ

ہم نے یہ کنونشن بہت وسیع پیمانے پر زور زیر اثر خرچ کر کے اسلام اور بانیٔ اسلام ... کی ... تعلیم کو پیش کرنے اور عیسائیوں کے ... اعتراضات کا جواب دینے کے لئے منعقد کی تھی۔ اور اس کنونشن کی کامیابی کے لئے عامۃ المسلمین کا بھی پورا تعاون ہوا حاصل تھا۔ لیکن مودودی جماعت نے جنہیں ... کی نسبت احمدیوں سے زیادہ ... ہمارے خلاف مخالفانہ رویہ اختیار کیا۔ اور درپردہ عیسائیوں کی مدد کرتے رہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہمارے جلسہ گاہ کے قریب احمدیہ بک سٹال کے بالکل سامنے مودودیوں نے اپنا ایک بک سٹال قائم کیا اور ساتھ ایک نوٹس بورڈ بھی لگایا کہ یہاں سے قادیانیت کی اصلیت کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

مودودیوں کا یہ اقدام ان کی عادت غیر اسلامی اور عقلی دیوالیہ پن کی علامت تھی اس سٹال میں فروخت کے لئے رکھی گئی مودودی صاحب کی کتاب ختم نبوت اور دیگر احمدیت کے خلاف لکھی گئی کتابیں عیسائی لوگ خود خرید کر مسلمانوں میں مفت تقسیم کرتے ہوئے نظر آئے۔

باوجود اس قسم کی مودودیانہ غیر اسلامی حرکتوں کے احمدیوں نے ان سے کسی قسم کا احتجاج نہیں کیا۔ لیکن بعض مسلمانوں نے ان مودودیوں سے نہایت سختی سے احتجاج کیا اور بک سٹال میں جا کر کہا کہ

جب عیسائی پادریوں نے اسلام اور بانی اسلام کے خلاف یہاں جلسہ کیا تھا اور نہایت زہریلی تقریریں کی تھیں تو تم لوگ کہاں چلے گئے تھے؟ ان تقریروں کی مدافعت کرنے اور عیسائیت کی اصلیت بیان کرنے کے لئے تمہارا بک سٹال کہاں گیا تھا؟ عیسائی تقریرین کا جواب دینے کی ہمت اور لیاقت تم میں نہیں۔ لیکن اسلام کی مدافعت کرتے ہوئے جب احمدیوں نے یہ نہایت مبارک اقدام کیا تو تم ان کے خلاف عیسائیوں کی مدد کرتے ہو؟ کیا تمہارے اندر اسلامی غیرت نام کے لئے بھی نہیں؟!

گویا کہ مودودیوں کی اس حرکت سے عام مسلمان بہت ناراض ہوں اور ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے رہے ہیں۔

ان مودودیوں نے اس موقعہ پر ایک دو ورقہ اشتہار بھی تقسیم کیا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے اور زندہ ہی دمشق میں اترنے کا ذکر تھا۔ گویا کہ یہ لوگ عیسائی پادریوں کے لئے کام کرنے والے کارندے ثابت ہوئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کانفرنس اُمید سے کہیں بڑھ کر بہت ہی کامیاب رہی ہر روز سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان اور عیسائی پادریوں کے نمائندگان حاضر ہوتے رہے۔ اور اول تا آخر نہایت توجہ سے ہماری تقریریں سنتے رہے۔ اور سب مسلمانوں کی یہ متفقہ رائے ہے کہ عیسائیوں کا جواب صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی دے سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالف بھی اس حقیقت کے معترف ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمات دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تحریک احمدیت اُمید اور زندگی کا پیغام ہے (بقیہ صفحہ)

اور میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں حق ہیں۔ اور خدا وہی ایک خدا ہے۔ جو کلمہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے۔ جس کے قدم پر نئے سرے سے دُنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آرہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے۔" (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

پس پیارے بھائیو! اگر آپ کے دل میں اسلام کی دوبارہ زندگی اور اس کی اشاعت کی تمنا ہے تو آئیے آپ بھی اس مامور ربانی کی جماعت میں شامل ہو کر ایک زندہ جذبہ و ولولہ کے ساتھ خدمت دین اور اشاعت اسلام کی توفیق پاکر خدا تعالیٰ کی رضا اور دائمی زندگی حاصل کریں۔ کیونکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے احمدیت ہی اُمید و زندگی کا پیغام ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین +

اخبار احمدیہ قادیان

●۔ مکرم عبدالکریم صاحب صالح ابن محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال اپنی شادی کے بعد پہلی مرتبہ مورخہ ۲۶ کو اپنی اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ لندن سے اپنے والدین سے ملاقات کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۳ کو واپس لندن چلے گئے۔ قریب میں مختلف جگہیں دیکھنا مقصود تھا اُس کے لئے روانہ ہو گئے۔ ●۔ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش منیجر فضل عمر پرنٹنگ پریس جن کا بایاں ہاتھ گذشتہ دنوں پریس مشین میں آکر کچلا جانے کے بعد کہنی تک کاٹا جا چکا تھا اُنکی قادیان میں مرہم پٹی وغیرہ ہو رہی ہے۔ احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ ●۔ مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش کی طبیعت چند روز سے خراب ہے احباب دُعائے صحت فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے پروگرام کا اخبار بدر میں اعلان ہو چکا ہے۔ بعض اہم مقامات اور کانفرنسوں میں شرکت کے لئے ※

قادیان میں شادی کی ایک تقریب

قادیان ... مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر ... محمد شریف صاحب گجراتی درویش کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اس سے قبل انکا نکاح ... بیگم صاحبہ بنت ... میر عبدالغنی صاحب ... ساکن بھدرواہ (کشمیر) کے ساتھ ہوا تھا۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ ... آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ... چند دن قبل مکرم عبدالرحمٰن صاحب خان (صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ) لڑکی اور ... صاحب ... قادیان ... آگئے تھے اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ... تھے۔

بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں تلاوت و نظم کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ... امیر مقامی نے گلپوشی کے بعد اجتماعی دُعا کرائی لبعدہٗ محترم ملک صلاح الدین صاحب کے مکان پر ... کی آمد پر تلاوت و نظم کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دُعا فرمائی اور رخصتانہ عمل میں آیا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین۔ [ایڈیٹر بدر]

وفات

(۱)۔ مکرم حکیم عبدالقدوس صاحب احمدی ولد مکرم حکیم عبدالغنی صاحب ساکن انچولی ضلع میرٹھ (یوپی) مورخہ ۱/۹ کو بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم دو سال قبل انچولی سے حضرت میاں صاحب کے ارشاد کے مطابق ہمارے مکان (ایم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش) قادیان میں مقیم تھے۔ پرانے مخلص احمدی تھے موصوف کے ایک بھائی حکیم عبدالصمد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم موصوف جتنا عرصہ انچولی میں رہے سیکرٹری تبلیغ کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے تبلیغ کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ نماز روزہ کے پابند۔ چندہ جات کی ادائیگی میں پیش پیش رہنے والے تھے آخری عمر میں اپنی ایک جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہبہ کر دی تھی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے اُسی روز اُن کی نماز جنازہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے دفتر محاسب کے وسیع صحن میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہو جانے پر بھی محترم ملک صلاح الدین صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے آمین

خاکسار ظہیر احمد خادم ... بیت المال آمد

(۲)۔ میرے داماد عزیز میر رفیع احمد صاحب درویش کافی عرصہ سے ... لندن میں سکونت پذیر تھے اُن کے بڑے بھائی کرنل میر عظمت اللہ صاحب کو کراچی میں خبر پہونچی کہ میر رفیع احمد صاحب ۲ فروری کو بعارضہ ... وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

۱۷ فروری کے روزنامہ الفضل سے خبر ملی کہ ۹ فروری کو مرحوم کی نعش بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچ کر ربوہ لائی گئی مرحوم موصی تھے۔ ۱۰ فروری کو مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم خاکسار کی چھوٹی دختر عزیزہ محمودہ اختر کے شوہر تھے انکی شادی سنہ ۱۹۵۵ء قادیان ... میں آئی تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے ماہ مئی ۱۹۷۳ء میں مرحوم مع بیوی اور ایک لڑکی کے قادیان تشریف لائے تھے۔ حضرت میاں صاحب اور تمام دوستوں سے انتہائی محبت سے ملے خاکسار کے چھوٹے لڑکے عزیز ظفر احمد اقبال کی شادی میں اپنی جمعیت کے ساتھ شریک ہوکر بمبئی بھی تشریف لے گئے تھے پھر جلد ہی واپسی پر اپنی بڑی لڑکی عزیزہ مظفرہ پروین کی شادی لاہور میں کرتے ہوئے لندن چلے گئے۔ قادیان میں اُن کی وفات کی خبر سن کر غریب خانہ کوٹھی دارالسلام میں بڑی ہمدردی سے تعزیت کے لئے احمدی مرد و زن تشریف لاتے رہے۔ جزاھم اللہ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور متعلقین کو صبر دے۔ آمین

خاکسار۔ (حافظ) سخاوت علی شاہجہانپوری قادیان۔

※ خاکسار ۱۸ مارچ ۱۹۷۴ء کو کلکتہ روانہ ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ ۲۴، ۲۵ مارچ کو جماعت احمدیہ کیرنگ اُڑلیسہ کے جلسہ میں بھی شرکت کروں گا۔ احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت سے اس دورہ کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شریف احمد امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ ـــــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور حضور کی ذاتِ فیض رسانی کے ساتھ ساتھ اسلام کی رُوحانی قوت و شوکت، اس قدر عظیم اور پُر اثر ہے کہ بُعدِ زمانی کے باوجود آخرین میں بھی اسلام اپنی عظیم رُوحانی تاثیر کے کرشمے دکھائے گا۔

یہ بات تو ظاہر ہی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آخری زمانہ میں حضور کی دوسری بعثت آپ ہی کے ایک اُمتی اور خادم مگر ظلِ کامل کے ذریعہ عمل میں آنی ممکن ہے۔ چنانچہ اسی برگزیدہ وجُود کو احادیثِ نبویہ میں امام مہدی اور مسیح موعُود کے ناموں سے پُکارا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس عظیم القدر رُوحانی فرزندِ جلیل سے کس قدر محبت تھی وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ حضور نے اپنی ساری اُمّت میں سے صرف مسیح موعُود کو اپنی طرف سے محبت بھرا سلام پہنچانے کی ذمہ داری نسلاً بعد نسلٍ ساری اُمّت پر ڈالی ہے۔ اور اسی طرح دارِقطنی کی حدیث میں جس پیارے سے حضور نے اس مہدی کا ذکر کیا ہے وہ "اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ" کے مبارک الفاظ سے ظاہر ہے۔ دیکھئے کس طرح محبت کے انداز میں حضور مہدیؑ کا ذکر فرماتے ہیں کہ "ہمارے مہدی کے لئے دو عظیم الشان نشان ظاہر ہوں گے۔ چنانچہ اسی حدیث میں آگے چل کر پُوری تفصیل کے ساتھ رمضان المبارک کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں میں سُورج اور چاند گرہن لگنے کا ذکر ہُوا ہے۔ (اس کی تفصیل بدر کی گزشتہ اشاعت میں بیان ہو چکی ہے اس جگہ اعادہ کی ضرورت نہیں) بہرحال کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سورتِ جُمعہ کی آیت نمبر ۳ میں جس طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اسلام کی نشاۃِ اُولیٰ عمل میں آئی (جس کی تفصیل ہم بیان کر چکے ہیں) بعینہٖ جب حضورؐ کی دُوسری بعثت آخرین میں ہوگی جو ہمارے اس زمانہ سے متعلق ہے تو اس وقت اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا کام بھی اُسی نہج پر چلایا جائے گا۔ جو کوئی اس سے ہٹ کر اَور طریق نکالتا ہے وہ قرآن سے رُوگردانی کرتا ہے۔

اسی کے ساتھ آپ صحیح بخاری ابواب التفسیر میں سُورتِ جُمعہ کی مذکورہ آیت نمبر ۴ کی تفسیر کے سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی وہ مفصّل حدیث بھی مستحضر کر لیں جس میں بتایا گیا ہے کہ جب یہ آیتِ کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو صحابۂ کرامؓ نے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے بارہ میں دریافت کیا کہ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ کہ یہ لوگ کون ہیں تب حضورؐ نے مجلس میں موجود حضرت سلمان فارسیؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ (اَوْ رِجَالٌ) مِنْ هٰؤُلَاءِ۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ دُوسری قوم جس کی حضور آخری زمانہ میں تعلیم و تربیت فرمائیں گے اور اس قوم کے ذریعہ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ بھی عمل میں آئے گی۔ اس وقت عامّۃ المسلمین کی حالت یہ ہو چکی ہوگی کہ اُن کے دلوں سے ایمان اُٹھ چکا ہوگا۔ تب حضورؐ کے ظلِّ کامل امام مہدی و مسیح موعود جو فارسی النسل ہوگا وُہ اسی نہج پر تعلیم و تربیت کا کام کرے گا جو آیت نمبر ۳ میں خود حضورؐ کے بیان ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ واوِ عاطفہ نے یہ سارا مضمون کمال فصاحت و بلاغت اور نہایت درجہ ایجازِ بلیغ کے ساتھ بیان کر دیا ہے جو قرآن کریم کا عظیم معجزہ ہے۔

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کو دُوسرے لفظوں میں ہم صحیح خُطوط پر تعمیرِ ملّت کے نام سے بھی پکار سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ملّتِ اسلامیہ کی تعمیرِ نو بھی اُسی طریق پر شروع ہو کر پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے جس طریق پر اسلام کی نشاۃِ اُولیٰ ہوئی۔ اور اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ تعمیر کا کام ہمیشہ بُنیاد سے شروع ہُوا کرتا ہے۔ کوئی بھی عمارت دُوسری تیسری یا چوتھی منزل کی چھت سے شروع نہیں ہوتی بلکہ جب بھی شروع ہوگی بنیاد ہی سے ہوگی۔ اور تعمیرِ ملّت کے لئے بنیادی امر پہلے نمبر پر اس صحیح اسلامی معاشرہ میں ہر فرد کو ڈھالنا ہے جس کے نتیجہ میں سارا معاشرہ ہی اسلامی بن جائے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے آغاز میں اپنے پاک نمونہ سے یہ اہم کام کر کے دکھایا۔ یہی وہ طریقِ مبارک ہے جس پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ آج سے نوّے برس پہلے سے عمل ہونا شروع ہُوا۔ اور بڑے ہی پُرسکون ماحول میں بدستور جاری و ساری ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے احمدیہ جماعت کا عملی نمونہ آج ساری دُنیا کی توجّہ کو اپنی طرف منعطف کر رہا ہے۔ اور اس کی عالمگیر خدمتِ اسلام کے شاندار نتائج ایک دُنیا دیکھ رہی ہے۔ جو کوئی ان ذرائع کے سوا دیگر ذرائع پر تکیہ کر کے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کو وابستہ سمجھتا ہے وُہ خطرناک غلطی میں مُبتلا ہے۔

یہ جو قریب زمانہ میں مختلف مقامات پر مُسلمانوں کو مادی وسائل حاصل ہو جانے اور طرح طرح کے تلخ تجربات کر لینے کے بعد ایک طرف غیر مسلم دُنیا کی توجہ اسلام کو سمجھنے کی طرف ہونے لگی ہے۔ اور دُوسری طرف خود مُسلمانوں کے اندر اپنے دین کی طرف رجُوع کرنے کی حرکت پیدا ہو رہی ہے یہ ساری حرکت اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے تائیدی اور اضافی رنگ رکھتی ہے۔ اسے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ سمجھ لینا غلطی ہے۔ جو کوئی اِس صورت کو اسلام کی نشاۃِ ثانیہ سمجھتا ہے اُسے سُورت بنی اسرائیل کی ۹۱ تا ۹۴ آیات پر پُوری متانت اور توجہ کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔ ان آیات میں مشرکینِ مکہ نے حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف النوع دنیوی شان و شوکت۔ جاہ و حشمت اور مال و دولت کے پیمانے پر صداقتِ نبویؐ ثابت کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان سب مطالبات کو یہ کہہ کر یکسر مسترد کر دیا کہ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۔ جس میں بتایا کہ حق تعالیٰ کے فرستادے مادی وسائل کی فراوانی، مال و دولت کی چکا چوند سے نہیں بلکہ اپنی پاک صحبت سے نفوس کا تزکیہ کرتے اور دلوں کو نیک انقلاب کے لئے تیار کرتے ہیں۔ اِس لئے اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے وقت بھی اسی طرح رُوحانی انقلاب برپا ہوگا۔ بیشک رُوحانی جماعتوں پر ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے جب ماننے والوں کو ظاہری جاہ و حشمت اور مال و دولت سے بھی نواز دیا جاتا ہے۔ لیکن آغاز میں ایسا نہیں ہوتا۔ کسی بھی رُوحانی جماعت کا آغاز ہمیشہ تعمیر کے انداز میں بنیاد سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے مبارک ہے وہ شخص جو اس مسئلہ کو سنّتِ نبوی کے آئینہ میں دیکھتا ہے۔ اور قرآنی بیان کے مطابق موازنہ کر کے حق بات تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ وما علینا اِلّا البلاغ وباللہ التوفیق ؎

محمد حفیظ بقاپوری

نکاح و تقریب رخصتانہ

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۱۶/۲/۷۹ کو احمدیہ ہال میں مربّی سلسلہ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر نے نمازِ جمعہ سے قبل میری بیٹی عزیزہ ظہیرہ بدر کا نکاح عزیزم مکرم چوہدری شوکت امین صاحب انجینئر ابن محترم مکرم چوہدری محمد حمید احمد صاحب ساکن کراچی سے نو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اور مورخہ ۲۲/۲/۷۹ کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جبکہ محترم چوہدری صاحب کے مکان سے برات روانہ ہو کر خاکسار کے بڑے داماد مکرم پروفیسر رانا محمد ارشد صاحب ایم۔ ایس سی کے مکان واقع شیر شاہ پر ۴½ بجے پہنچی اور آٹھ بجے شام اجتماعی دُعاؤں کے ساتھ عزیزہ کی رُخصتی عمل میں آئی۔ اس تقریب کے لئے لاہور سے خاکسار کے دُوسرے داماد مکرم محمود احمد صاحب فاروقی مع اہل و عیال بھی آئے ہوئے تھے۔ اس موقع پر خاکسار اپنی بیماری کی وجہ سے اور خاکسار کی اہلیہ خاکسار کی تیمار داری میں مصروف ہونے کے سبب پہنچ نہ سکے۔ تاہم ہماری عدم موجودگی میں بزرگان کی خاص دُعاؤں کے ساتھ ساتھ خاکسار کے دونوں دامادوں اور دونوں بیٹیوں نے اپنی بہن کو رخصت کیا اور جملہ انتظامات خوش اسلوبی سے سر انجام دیئے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر طرح سے موجبِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔ نیز احباب کرام سے خاکسار کی اپنی کامل صحت کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے ؎

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے
سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004,
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

دُعا کی خصوصی تحریک

از محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ

میرے گھر سے سیّدہ امۃ القدوس بیگم کو عرصہ دس سال سے ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ لگ جانے سے ڈسک میں تکلیف چلی آرہی ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا یہ تکلیف شدت اختیار کرتی گئی۔ اب ناقابلِ برداشت ہو چکی ہے۔ اس دوران متعدد ڈاکٹروں سے مشورے بھی کئے جاتے رہے۔ لیکن گذشتہ ماہ اکتوبر میں جب میں جنوبی ہند کے دورہ پر گیا تو مدراس میں ہندوستان کے نامور نیورو سرجن جناب بی راما مورتی سے مکرم احمد اللہ صاحب کے توسط سے وقت لے کر معائنہ کرایا گیا۔ موصوف نے جلد میجر اپریشن کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد بعض ضروری کاموں کے درپیش ہو جانے کے سبب اپریشن کا جلد پروگرام نہ بن سکا۔ اب ۲۷ مارچ کو اس غرض کے لئے مدراس کو روانگی کا طے کیا گیا ہے۔ مدراس پہنچ کر مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف سے مل کر اپریشن کی تاریخ لے لی جائے گی۔

چونکہ یہ ایک پیچیدہ قسم کا اپریشن ہے اور امۃ القدوس بیگم کی اپنی صحت بھی عرصہ سے اس تکلیف میں مبتلا چلے آنے کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہے۔ اس وجہ سے طبیعت میں زیادہ فکر ہے۔ اس لئے میں تمام احبابِ جماعت اور بزرگان سے خصوصی دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان کر دے کہ یہ اپریشن ہر طرح سے کامیاب رہے۔ اور اس کے بعد کسی طرح کی کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو اور خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کی اس تکلیف کو کُلّی طور پر رفع کر دے۔ اور جلد صحت یاب ہو کر ہم قادیان واپس آئیں اور حسبِ سابق سلسلہ کے کام میں پُوری یکسوئی کے ساتھ مصروف ہو سکیں۔

میں کوشش کروں گا کہ اخبار بدر کے ذریعہ احبابِ کرام کو ساتھ کے ساتھ ساری کیفیت کی اطلاع دیتا رہوں تا احباب اپنی خاص دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد ۱۳/۳/۷۹

یومِ مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں جماعتِ احمدیہ کی بُنیاد رکھی اور سلسلۂ بیعت شروع فرمایا۔ اس اعلان کے ذریعہ جملہ صدر صاحبان و مبلّغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اُس روز جلسے منعقد کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض۔ سیرت۔ وسوانح اور عقائدِ احمدیت پر تقادیر کا انتظام کریں۔ تاکہ نئی نسل کو اپنے سلسلہ کی تاریخ کا علم ہوتا رہے۔ اور اُن کو اپنی جماعت کے عقائد و تعلیمات سے صحیح واقفیت بھی ہو۔ ان جلسوں کی مختصر رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تاکہ حسبِ حالات و گنجائش اخبار "بدر" میں بھی شائع کروائی جاسکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

رپورٹ ہائے جلسہ سیرۃ النبی صلعم و جلسہ مصلح موعود رضؓ

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبی صلعم و جلسہ مصلح موعودؓ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر بوجہ عدمِ گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے۔ صرف نام دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین　　(ایڈیٹر بدر)

جلسہ سیرۃ النبی صلعم: جماعتِ احمدیہ پینگاڈی۔ کوڈالی۔ شیموگہ۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور۔ مدراس۔

جلسہ مصلح موعودؓ: جماعتِ احمدیہ پینگاڈی۔ کیننور۔ کوڈالی۔ کانپور۔ بمبئی۔ لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

اور احبابِ جماعت کی خدمت میں مؤدّبانہ التماس

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی منظوری سے امسال بمبئی میں ۲۸ – ۲۹ اپریل کو آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ احبابِ جماعت بمبئی اس کانفرنس کے کامیاب بنانے کے لئے مالی اور وقت کی قربانی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس کوشش کو کامیاب کرے۔ آمین۔

کانفرنس کے پہلے دن مختلف مذاہب کے ودوان اور سکالرز اپنے اپنے پیشوایان کی سیرۃ و سوانح کو بیان کریں گے۔ یہ جلسہ برلا ہال چوپاٹی میں ہوگا۔ اور تین بجے دن شروع ہوگا۔ اس روز کوشش یہ کی جارہی ہے کہ آنریبل چیف منسٹر بمبئی اس کا افتتاح فرمائیں۔ دُعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو یہ توفیق دے۔

دوسرے دن مورخہ ۲۹ اپریل کا موضوع "ضرورتِ مذہب موجودہ زمانے میں" ہوگا۔ اس میں بھی مختلف سکالرز کو مدعو کیا جا رہا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کی تعلیم ہی یہی ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگوں میں اتحاد و یکجہتی ہو۔ وہ ایک دوسرے کو سمجھیں۔ اس طرح دُنیا سے نفرت اور ذات پات کا سلسلہ ختم ہوگا۔ اور آپسی برادری کو بڑھاوا ملے گا۔ مذہب کے نام پر خون کی جو ہولی کھیلی جارہی ہے وہ بند ہو جائے گی لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کے جلسے ہر جگہ ہوں۔ اور یہی جماعتِ احمدیہ کی تعلیم ہے۔

اس کے علاوہ بمبئی میں جماعتِ احمدیہ کے مرکز الحق بلڈنگ کے ضمن میں بھی دو جلسے ہوں گے علاوہ ازیں ایک پریس کانفرنس کے انعقاد کا بھی پروگرام ہے۔ انشاء اللہ۔

پس ہم نہایت ادب سے احبابِ جماعت ہائے احمدیہ ہند کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس کانفرنس میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہماری اس مؤدّبانہ اپیل کو ہمارے کرم فرما دوست شرفِ قبولیت بخشیں گے۔ اور اپنی آمد سے قبل ہمیں اطلاع دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

والسّلام

احقر العباد: غلام نبی نیاز خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

ولادت

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۷۹ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بہن کو دُوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے از راہِ شفقت "عبد الباری" تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر کے لئے درخواست دُعا ہے۔

خاکسار: مبارک احمد بٹ۔ کارکن مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔

درخواست دُعا

میرا چھوٹا بھائی عزیز ولایتی رام امرتسر ہسپتال میں زیرِ علاج ہے قارئین کرام سے اپنے بھائی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
بنارسی لال
داروغہ صفائی۔ میونسپل کمیٹی
قادیان۔